1447

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम जीवन चरित्र

स्वामी शंकराचार्य

लेखक

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 1447

CO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1447;U

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

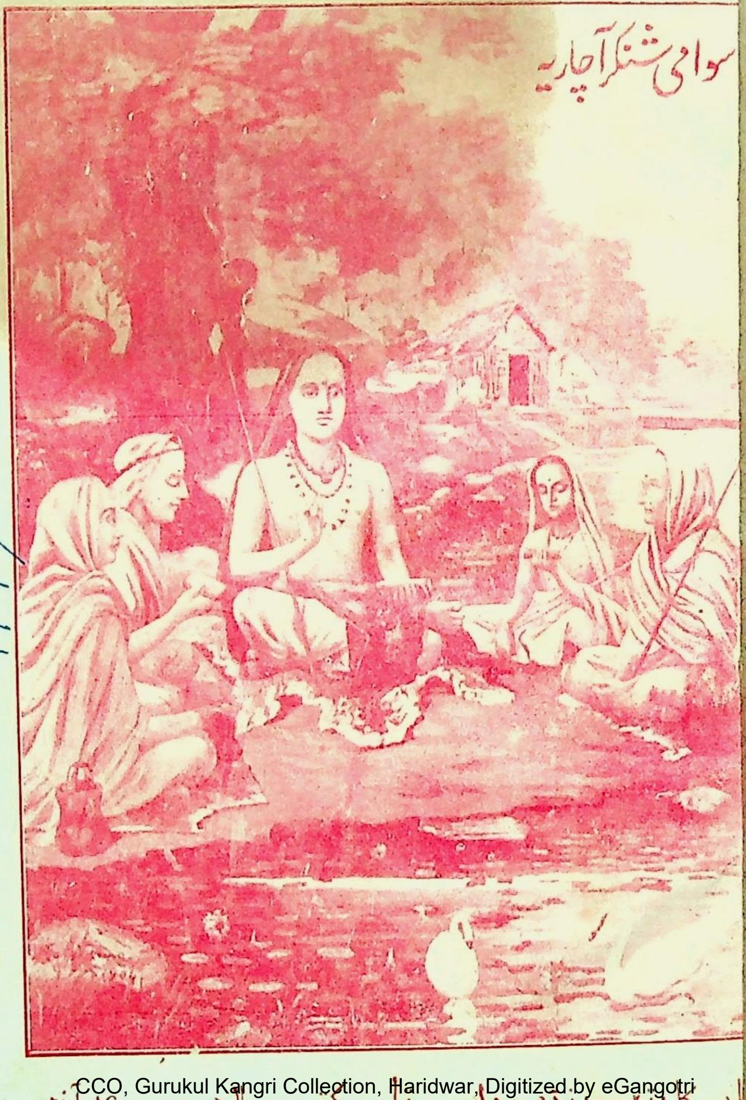

1477

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

...کا پتہ -- ...داس ، تاجر کتب - لاہور - ۴ آنہ

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं०.............
आगत सं०.............
तिथि०.............
गुरुकुल ग्रन्थालय काँगड़ी.

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1447
Acc. 1457

جیون چرتر

سوامی شنکر آچاریہ

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

پرکاشک - پنڈی داس

ملنے کا پتہ - پنڈی داس تاجر کتب لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بیمہ کروانا کہاں محفوظ اور مفید ہوگا

ہندوستان انشورنس و بنیفیٹ میوچل سوسائٹی لمیٹڈ گوجرانوالہ میں

کیوں؟

(۱)۔چونکہ اس کا کل سرمایہ گورنمنٹ کی تحویل یا نیک نام مشہور بنکوں میں جمع رہتا ہے

(۲) چونکہ یہ سوسائٹی مروجہ قانون بیمہ کمپنیوں پر عملدرآمد کرتی ہے ۴۸ ہزار روپیہ نقد از خود اس نے گورنمنٹ انڈیا کے پاس جمع کروادیا ہے۔ اور جلدی دو لاکھ روپیہ داخل ہوجاویگا

(۳) چونکہ اس کمپنی کے تمام حصے قیمتی ایک لاکھ روپیہ فروخت ہوچکے ہیں۔جس سے اس کے وشواش اور اطمینان کا صاف اظہار ہوتا ہے

(۴)۔چونکہ اس کمپنی نے چار سال کے عرصہ میں دو لاکھ روپیہ سے زائد تقسیم کرکے سینکڑوں خاندانوں کو بچایا ہے اور اس طرح اپنے حسن انتظام اور ہمدردی کا ثبوت دے چکی ہے

(۵) چونکہ اس کمپنی میں مقابلتاً زرچندہ تھوڑا ادا کرنا ہوتا ہے اور زر امداد نسبتاً بہت ملتی ہے۔جو امر کفایت شعاری اور ایمانداری پر دلالت کرتا ہے (۶) چونکہ اس کمپنی میں ممبران سے نہایت شریفانہ سلوک کیا جاتا ہے ثبوت عمر اور موت نہایت آسان ہے داخلہ کیلئے ڈاکٹری معائنہ کی زن و مرد کیلئے قید اڑا دیگئی ہے (۷) چونکہ اس نے مقبول عام اصولوں پر کام کرنیکی وجہ سے بیمہ اور شادی فنڈ میں (جو نہایت ہی محفوظ اور سائنٹیفک اصول پر قائم ہے) ۲۷ ہزار ممبران حاصل کرکے اپنی حیرت انگیز ترقی کا ثبوت دیا ہے دیگر حالات آج ہی ایک پیسہ کا کارڈ ڈالکر دریافت فرماویں۔

دلوار منگا سین منیجنگ ڈائرکٹر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پیدائش

جبکہ بُودھ دھرم کا آریاورت میں بہت کچھ زوال ہو چکا تھا۔ اور اُس کی جگہ جین مت نے لے لی تھی۔ اور بدھ کی طرح پرمیشور کے متعلق خاموش ہی نہ تھا۔ بلکہ کھلم کھلا اس کی ہستی سے منکر ہو رہا تھا۔ اور جس کی تعلیم کے اثر سے آخیر میں بہت سے لوگوں کو کرم اور کرم کے پھل کا خوف بھی نہ رہا تھا۔ اور اسی لئے لوگ کمزوروں پر طرح طرح کے اتیاچار کرنے لگ گئے تھے۔ کیونکہ اُنکے خیال میں اُن کے کرموں کی جانچ کرنے اور پھل دینے والا کوئی نہیں۔ اور جو لوگ دیوتاؤں کے اُپاسک تھے۔ وہ بھی نہایت گرے ہوئے تھے اور پرماتما کے نام پر طرح طرح کے اتیاچار کرتے تھے۔ کیونکہ اُن کو یقین تھا۔ کہ وہ دیوتا جسکے ہم پوجاری ہیں۔ ہمارے تمام بُرے افعال کے نتیجہ کو اچھا بنا دیگا یا معاف کر دے گا۔ اور اسی اُمید پر وہ بُرے سے بُرا فعل کرتے ہوئے دیوتا سے مدد اور کامیابی کے طلبگار رہوا کرتے تھے۔ اور اس مذموم فعل کی کامیابی پر پھولے نہ سماتے تھے۔ گویا اسوقت کیا منکر اور کیا خدا پرست سب ہی اخلاق کھو چکے تھے۔

یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اُسوقت سب ہی لوگ ایسے اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئے تھے۔ ہاں شریف بھی تھے۔ مگر اُن کی وہی حالت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تھی ۔ جو ایسے حالات میں اِنے گنے شریفوں کی ہو سکتی ہے ۔ اناتھوں اور ابلاؤں کی پکار سے تمام آسمان گونج اُٹھا تھا ۔ شریف انسانوں کے اندر پھر سے حرکت پیدا ہوئی ۔ مگر وہ بڑی کمزور حالت میں تھے ۔

اس وقت مالابار واقعہ دکشن میں پورنا ندی کے کنارے برشبھ نام کی ایک پہاڑی پر ایک گاؤں آباد تھا ۔ جس کو کالٹی کہتے تھے ۔ اس گاؤں میں صرف برہمن ہی آباد تھے ۔ اوسوقت ایک برہمن جو اپنے زمانہ کا ایک نہایت ہی قابل پنڈت تھا ۔ رہا کرتا تھا ۔ اُس کا نام شوگورو تھا ۔ اُس کی استری بھی بڑی عالمہ تھی ۔ دونوں ہر روز صبح سے شام تک پانچوں یگیوں کو پورن ریتی سے کیا کرتے تھے ۔ پنڈتوں اور سنیاسیوں کا اُن کے ہاں میلہ لگا رہا کرتا تھا ۔

ایک روز شوگورو جبکہ مطالعہ کر رہے تھے ۔ اچانک کسی خیال کے آجانے سے رُک گئے ۔ اور کسی گہری سوچ میں پڑ گئے پُستک پڑی تھی ۔ اور آنکھیں کھُلی تھیں ۔ مگر شوگورو سمادھی میں تھے ۔ پورے دو گھنٹہ کے بعد سچیت ہوئے ۔ مگر اب وہ پہلے شوگورو نہ تھے ۔ جو دو گھنٹہ پہلے تھے ۔ مسکراہٹ اور خوشی اُن کے چہرے سے کافور ہو گئی ۔ اور وہمیوں کی طرح کبھی کوئی کتاب اُٹھاتے اور پھر دوسری اُٹھا کر دیکھنے لگتے ۔

ان کی دھرم پتنی آج اپنے پتی کی خلاف معمول یہ حالت دیکھ کر بڑی حیران ہوئی ۔ اور پاس آکر بڑی عاجزی اور ادب کے ساتھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہنے لگی۔ میرے پران رکشک سوامی! آپ اپنی داسی کی ایک درخواست سُن سکتے ہیں؟ اگر آپ غور کریں۔ تو میرا سندیہہ دُور ہو سکتا ہے۔

جب یہ آواز شوگورو کے کان میں پہنچی۔ فوراً چونک اُٹھے جیسے خواب سے بیدار ہوئے ہیں۔ کہنے لگے۔ کہو؟

استری:- "آج آپ خلافِ معمول کس تشویش میں ہیں۔ آپ جلدی مجھے بتائیے۔ تاکہ میں بھی اگر کچھ ہو سکے۔ تو آپ کی مدد کروں۔ کیونکہ میں آپ کی اردھنگنی ہوں۔"

شوگورو:- "پریہ! آج سوادھیائے کرتے کرتے میری تمام برتیاں رُک گئیں۔ اور سمادھی میں چلا گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ مجھے کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ تیری پنڈتائی اور تیرا برہمتو کس کام۔ جبکہ تیرے سامنے ناستک لوگ پرلوک اور پرماتما سے بےمُکھ ہو کر کمزوروں پر طرح طرح کے اتیاچار کر رہے ہیں۔ اُٹھ اور کمر ہمت باندھ۔ اور دیش کو ناستکتا (دہریہ پن) اور جہالت کی تاریک گھٹاؤں اور خوفناک آندھیوں سے صاف کر۔ اس کے لئے تجھے دولت کی ضرورت ہے۔ نہ طاقت کی۔ تیرا ودیابل ہی تیری امداد کے لئے کافی ہے۔ میں سمادھی سے سچیت ہو کر تیاری کے لئے ودیا روپی سامان دیکھ رہا تھا۔ کہ تو نے مجھے اپنی طرف مخاطب کر لیا۔"

استری:- "بے شک جگت میں ناستکتا نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ اور شریف لوگ ہماری طرح پہاڑوں اور بنوں میں چھپ گئے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں۔ ویدک سورج کی کرنیں اب لوگوں کی آتما کو منور نہیں کرتیں اس لئے اگر کوئی آپ جیسے ودوان اکٹھے ہوکر اور سمتی بنا کر مُلک میں دورہ کریں۔ اور ویدک دھرم کا پھر سے پرچار کریں۔ تو امید ہوسکتی ہے۔ کہ دیش پر سے یہ تمام آندھیاں اور گھٹائیں چھن بھن ہوجائیں "

حسب معمول جب بہت سے پنڈت شوگورو کے مکان میں بیٹھے تھے۔ وہاں شوگورو نے اپنا پروگرام ان بزرگوں اور عالموں کے سامنے سُنایا۔ جس کو سُنکر وہ لوگ ناک بھوں چڑھانے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ کلجگ میں ویدک دھرم کا پھر سے اُدھار ہونا غلط ہے۔ دیکھو اگر آج کسی کو ویدک دھرم پر چلنے کے لئے کہا جائے تو وہ مرنے مارنے پر کمر باندھ لیتا ہے۔ تمہیں پرائی کیا پڑی ہے لوگ جیسے کریں گے ویسا پائینگے۔ اگر پرماتما کی مرضی ایسی ہی ہوتی تو ویدک دھرم اس حالت کو کیوں پہنچتا۔ چاروں طرف سے شوگوروجی کو نا اُمیدی کی صدائیں آنے لگیں۔ جن کی نسبت اُن کو امید تھی۔ کہ وہ میرے مددگار ثابت ہونگے۔ افسوس وہ کام کرنے کا نام سُنکر کانوں پر ہاتھ رکھنے لگے۔ لیکن افسوس شوگورو کے کام میں یہ بات بھی ہارج ہوئی۔ کہ اُن کی استری حمل سے تھی اسلئے وہ خود اپنے ارادے کو تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔ شوگورو اور ان کی استری نے گربھا دھان۔ پنسون اور سیمنتونین سنکاروں کو ودھی پوروک کیا۔ اور بالک کی آتما پر اپنے اس ارادے کا اثر ڈالنے کی پوری طرح سے کوشش کی۔ (جسکا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پورے دن گذر جانے پر بالک نے جنم لیا - شوگورو کی اُمنگوں میں اضافہ ہُوا اور اُس کو اپنی ساری امیدوں کو پورا ہونے کی صورت نظر آئی - لڑکے کا نام شنکر رکھا گیا -

برہمچریہ آشرم

شوگورو کے گھر میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر آناً فاناً پھیل گئی - چاروں طرف سے یار دوست اور رشتہ دار آنے لگے - وہ ایسا کون سنگدل تھا - کہ ننھے شنکر کو دیکھتا اور اُس پر ہزار جان سے فدا نہ ہوتا - شنکر فطرتاً آزاد طبع تھا - بے جھجک ہر کسی کے پاس چلا جاتا - اُسکے ہر ادا اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتی تھی - وہ لوگ جنکو ایسے ہونہار بچہ کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہوگا - بخوبی جان سکتے ہیں - کہ اُسکو خواہ مخواہ بلانے - گود میں اُٹھانے اور محبت کرنے کو جی چاہتا ہے - ماں باپ کے دل کا اندازہ لگانا تو ہماری قلم سے باہر ہے - کہ جنہوں نے ہزاروں منّتوں اور لاکھوں پرارتھناؤں پر اس نوزائیدہ لڑکے کو پایا تھا - شوگورو اور اُن کی دھرم مورت دھرم پتنی کو جہاں دل بہلاوے کا ایک شغل ہاتھ آیا تھا وہاں وہ اپنے مشن کی کامیابی کیلئے ہر ایک طرح سے کوشش کرتے تھے - جب وہ بات سمجھنے کے قابل ہوگیا - تو دیش اور جاتی کے دُکھ اور اُسکے دُور کرنیکے اُپائے کہانیوں اور دلچسپ پیرایوں سنایا کرتے تھے - جب کہ تین سال کا ہُوا - تو اُسکا چوڑا کرم کیا گیا - اور پانچویں سال اُپ نین سنسکار کرکے گوروکل میں بھیجنے کی تیاریوں میں مصروف تھے - کہ پنڈت شوگورو آناً فاناً لقمہ اجل ہوگئے -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شنکر کو اس چھوٹی سی عمر میں باپ کے گذر جانے کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ جس سے اُسکی آتما میں آنیوالی مصیبتوں کے برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہو گئی۔ اُس کی ماں کو اپنے پتی کے گذر جانے کا اسقدر رنج ہؤا۔ کہ وہ برداشت نہ کرسکی۔ مگر شنکر کی بھولی اداؤں نے اُسے تسلی دی۔ اور جب اُسکا بے قرار دل شانت ہؤا۔ تو اُسے اپنے پتی کا عہد یاد آگیا۔ اور دیش اور جاتی کیلیئے اُسکے اندر ہمدردانہ جوش پیدا ہؤا اُسنے کہا۔ مجھے شک نہیں کہ اسوقت میرا پرانوں سے پیارا۔ سچا برہمن۔ جاتی کے دُکھ کو اپنا دُکھ ماننے والا دنیا میں نہیں رہا۔ تو کیا اُسکی آتما کو چین آسکتی ہے جب تک کہ اُسکا سوچا ہؤا پروگرام پورا نہ ہؤا؟ اگر آج شوگور موجود نہیں ہے۔ تو یہ شنکر کون ہے۔ اوہو! اب ہم تین ہی نہیں ہم چار ہیں۔ میں اور میرا پتی اور شنکر تین تو شنکر کے جسم کے اندر موجود ہیں اور چوتھی میں موجود ہوں۔ کیا اب ہم چار ملکر دیش کے اُدھار کا کام نہیں کر سکتے؟ کر سکتے ہیں اور ضرور کرسکتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ مجھے اپنے پتی کا خیال بھول نہیں سکتا۔ مگر اُسکا مشن تو میرے سامنے ہے اُسکے مشن کی پورتی میں میرا کلیان ہے اور یہی میرے پتی کی آگیا ہے۔ چنانچہ اُس نے مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ وہ شنکر کو اپنے پتی کے ارپن کریگی۔ جس سے اُسکا اور اُسکے پتی کا نام ابدالآباد تک زندہ رہیگا اُسنے شنکر کو اُپنین سنسکار کر کے گوروکل میں بھیجدیا۔

شنکر گوروکل میں اپنے ہم جماعتوں میں سب سے سبقت لے گیا۔ کھیل کُود کا اُسے شوق نہ تھا۔ اُسے سوائے تعلیم کے کسی کام میں پریم نہ تھا۔ ہاں جب کبھی وہ تعلیم سے فارغ ہوتا۔ تو اُسے باپ کا سر پر سے گذر جانا۔ ماتا کو اکیلے چھوڑ آنا۔ دیش اور جاتی کی دُردشا کا خیال اُسے بے چین کر دیتا تھا۔ اس خیال کو دور کرتا ہؤا کہتا تھا۔ ذرا صبر کرو۔ مجھے برہمچریہ آشرم پورا کرلینے دو۔ مجھے اپنے اور دنیا کے تعلقات معلوم کرلینے دو۔ میں جانتا ہوں۔ کہ باپ کا قرض۔ ماں کا احسان اور قوم کا حق

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مجھ سے کیا طلب کرتے ہیں۔ مگر مجھ میں کچھ طاقت تو ہو لینے دو۔ وہ دن رات پڑھنے سمجھنے اور سوچنے میں لگا رہتا تھا۔ شنکر کا بارعب چہرہ اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتا تھا۔ اُس کی قوتِ ارادی بے مثل تھی۔ جہاں اُسکے ہم جماعت اُس کا ادب کرتے تھے۔ وہاں اُستاد اُس سے نہائیت خلوص دلی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ ساری عداوتیں۔ کدورتیں اور رنجشیں شنکر کو دیکھ کر اُڑ جاتی تھیں۔ اُسکی ہر بات اُسکے مہاپرش ہونے کا پتہ دیتی تھی۔

ایک واقعہ کا شنکر پر خاص اثر

شنکر ایک دفعہ گوروکل سے بھکشا کے لئے ایک برہمنی کے گھر میں گیا۔ جس کے گھر میں صرف ایشور ہی کا نام تھا۔ گوروکل کا برہمچاری آئے اور خالی چلا جائے یہ دھرم مریادا سے باہر ہے۔ غریب برہمنی سخت تلملائی۔ اور نہائیت رنجیدہ صورت بنا کر کہنے لگی:۔

"وہ لوگ دھن ہیں۔ جو اپنے گھر میں آئے ہوئے برہمچاریوں کا ان اور بستر سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ مگر کیسی بدقسمت ہوں۔ کہ اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو میں اپنے اتتھی برہمچاری کے آگے رکھوں۔ اے برہمچاری! مجھ ابھاگنی کو شراپ نہ دیجیو۔ کہ میں تمہاری سیوا نہیں کر سکی یہ کہہ کر رو پڑی۔ اُس کے صحن میں آنولے کا درخت تھا۔ درخت سے ایک آنولہ گرا۔ فوراً اُٹھی اور آنولے کو پریم اور شردھا سے صاف کر کے روتی ہوئی نے ہاتھ جوڑ کر شنکر کے پیش کیا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شنکر جو اس برہمنی کی رقت خیز حالت دیکھ رہا تھا۔ اس سے بڑا متاثر ہوا۔ اس نے نہایت پریم کے ساتھ اُٹھا لیا۔ اور اُسکا دھنواد کیا۔ اس واقعہ نے شنکر کے دل پر سخت چوٹ لگائی۔ اُسکے دل پر قوم کی ناداری اور افلاس کا نقشہ کھچ گیا۔ اور اُسے اپنے دیسی بھائیوں کی سرد مہری اور بے غیرتی کا ثبوت ملگیا اُس نے عہد کیا۔ کہ شنکر اب بھارت کے دُکھیوں اور دینوں کا دستگیر بنے گا دیش کے اندر پریم کی لہر چلا دے گا۔ خود غرض۔ مکار۔ دغاباز۔ دشمنِ قوم اور بے غیرت انسانوں کو راہ راست پر لاویگا۔

اُسی وقت اُس نے عہد کر لیا۔ کہ وہ گرہستھی نہیں بنے گا۔ کیونکہ گرہستھ آشرم کے اندر استری اور بچوں کی خبر گیری میں سارا وقت گذر جاویگا۔ پھر اس مہان کام کو جسکی اسوقت دیش اور جاتی کو سخت ضرورت ہے کون کرے گا۔ میری یہ قربانی ضرور پھل لائیگی۔ اور میرے بعد کئی آتمائیں دیش اور دھرم پر قربان ہونگی۔ قوم موت کے منہ سے نکلے گی۔ سچے اور مستقل آنند کا دروازہ کھل جائیگا

شنکر فراغت کے وقت گورو کے پاس جاکر ویدک مسائل کی باریکیوں پر روشنی ڈالتا۔ اور جہاں شک ہوتا تھا۔ فوراً پوچھ لیتا تھا۔ اُسنے ویدک دھرم کے متعلق کئی ایسے باریک رموز کو حل کیا۔ جنکو شنکر گورو جی بھی انگشت بدنداں رہ جاتے تھے۔ وہ دیش کی نااتفاقی۔ حسد اور خود غرضی کا بڑا اچھا نقشہ کھینچ کر گورو جی سے اُسکے علاج کا مشورہ حاصل کرتا تھا۔ وہ دُھن کا پکا اپنے مشن کی کامیابی کیلئے نئی نئی تجویزیں سوچتا تھا۔ برہمچریہ کا سمے پورا ہوگیا۔ اور سماورتن سنسکار کر کے گورو کُل سے بدا کیا گیا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شنکر کا تیاگ بھاؤ

شنکر گوروکل سے چل کر ماتا کے پاس پہنچا - بوڑھی ماتا اپنے لخت جگر کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی تھی اور سوبھاگیہ کو سراہتی تھی - اور شنکر بھی اپنی پیاری ماتا کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا - دونوں کے درمیان پریم کی لہر بہ رہی تھی کبھی ماتا گوروکل کے قیام کے حالات پوچھتی - کبھی شنکر اپنی ماتا کی خیر عافیت پوچھتا تھا - ہمسائے اور گاؤں کے نر ناری دوڑے دوڑے آ رہے تھے - باری باری شنکر سے ملتے - خیر عافیت پوچھتے اور آشیرباد دیتے تھے - گاؤں والے شنکر کو دیکھ کر سیر نہیں ہوتے تھے - اور بار بار اُسکی شستہ اور میٹھی گفتگو کو سنتے تھے -

شنکر کی علمی لیاقت کی شہرت بڑھتے بڑھتے مالابار کے راجہ تک جا پہنچی مالابار نریش جو اپنے وقت کا علم دوست راجہ تھا - اُس نے اپنے ایک منتری (وزیر) کو شنکر کے پاس بھیجا - کہ وہ جا کر اُسے راجہ مالابار کی طرف سے دعوت دے - منتری نے شنکر کے پاس پہنچکر اپنے راجا کا بھیجا ہوا ایک ہاتھی اور نقدی بھینٹ کر کے کہا :-

"کہ ہمارے راجہ ادھیراج بڑے علم دوست ہیں - اُن کی سبھا میں بڑے بڑے ودوان موجود ہیں - اُنہوں نے آپ کی علمیت کا سنکر مجھے بھیجا ہے آپ اُن کی بھینٹ کو قبول فرماویں - اور اسی ہاتھی پر سوار راجہ کو درشن دیں - وہاں آپ کا ہر طرح آدر ستکار ہوگا - مہاراج آپ کی علمیت سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے فائدہ اٹھاویں گے ۔ اور پرجا آنند کو پراپت ہوگی "

شنکر نے جواب دیا ۔ کہ مجھے اپنی عزت افزائی پر بجا فخر ہے ۔ میں تو اپنے تن ۔ من اور ودیا سب کچھ دیش اور دھرم کے لئے ہی ارپن کر چکا ہوں ۔ مگر میرا مشن مجھے اجازت نہیں دیتا ۔ کہ میں جو دنیا کی برائیوں کو دلن کرنے کی پرتگیا کر چکا ہوں ۔ دیش اور جاتی کے اندر جو نفاق کی آگ شعلے مار رہی ہے اُسکو ٹھنڈا کر کے اتفاق اور صلح کیلئے بیڑا اٹھا چکا ہوں ۔ کس طرح ایک راجہ کے دربار کا قیدی بن جاؤں ۔ میری علمیت سے ایک راجہ نہیں بلکہ تمام انسان فائدہ اٹھائیں گے ۔ چونکہ میں گرہستی نہیں ہوں ۔ اسلئے یہ دولت میرے کس کام ۔ آپ میری طرف سے مہاراج سے عرض کیجئے ۔ کہ برہمچاری لوگ روپیہ اور دولت کو چھونا پاپ سمجھتا ہے ۔ اسلئے یہ دولت اپنی پرجا کی بہتری و بہبودی میں صرف کریں ۔ اور اخیر میں شاہی انعام کو نہایت شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا ۔

مالابار نریش کے دل میں شنکر کی بے غرضی نے بڑی کشش کی ۔ اُس نے نہایت حیرانی سے محسوس کیا ۔ کہ ایسے گھور کلجگ میں ایسا کون برہمن پیدا ہوا جو اسقدر اونچا خیال رکھتا ہے ۔ مہاراج بہ نفس نفیس شنکر کے مکان پر پہنچے اُس وقت شنکر اپنے شاگردوں کو دھرم کی باریکیاں سمجھا رہا تھا ۔ چنانچہ اُسنے مہاراج کا سواگت کیا ۔ مہاراج نے دس ہزار موہریں اور تین ناٹک خود نوشت پیش کئے ۔ شنکر نے موہریں واپس کر دیں ۔ اور ناٹک شکریہ کے ساتھ قبول کئے ۔ مالابار نریش پر شنکر کی سنگت بڑا اچھا اثر پڑا ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شنکر کا دھرم پرچار کا ارادہ

شنکر کے پاس سنیاسیوں اور مہاتماؤں کا ہر وقت جمگھٹ لگا رہتا تھا۔ بڑے بڑے سفید ریش شنکر کی عزت کرتے تھے۔ دیش میں آپا پنتھی کو دیکھ کر کوئی بھی خوش نہیں تھا۔ جو کر سکتے تھے وہ بھی اور جو نہیں کر سکتے تھے وہ بھی اس آپا پنتھی کے برخلاف رائے رکھتے تھے۔ شنکر نے حصول تعلیم کے بعد ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرنے دیا۔ جسمیں وہ دیش اور دھرم کو بھولا ہوا ہو اپنے پاس آنے والے برہمنوں اور سنیاسیوں کو جب وہ اپدیش کرتا تھا۔ تو وہ اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہو کر کہا کرتے تھے :۔

اے شنکر! ہماری عمریں یونہی رائیگاں گئیں۔ افسوس ہم نے صرف اپنے آپ کا سُدھار ہی مکھ سمجھا تھا۔ ہم یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ اس جاتی دُکھ کا اصلی سبب پرماتما کی مرضی ہے۔ وہ جسے چاہے اُسے مالا مال کر دے۔ پرشارتھ کی کوئی ضرورت نہیں۔ بے شک ہم نے وید پڑھے اُوپ وید دیکھے۔ اُپانگ جانچے۔ اُپنشدوں کو وچارا۔ برہمن گرنتھوں کو چھانا۔ درشنوں کو سمجھا۔ سمرتیوں اور سوتروں کو کھوجا۔ مگر کس کام۔ ہم نے ایک منٹ کیلئے دیش اور دھرم کے دُکھوں کو نہیں بچارا۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اس اوسخفا کی ذمہ واری برہمنوں اور سنیاسیوں کی گردن پر ہے۔ بھارت میں ہمیشہ سے یہی پرم پرا چلی آئی ہے۔ وہ آریہ جو ایک برھم کو اپنا معبود مانتے تھے آج طرح طرح کے اشٹ دیوں کے سیوک بنے ہوئے ہیں۔ ان میں اسقدر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مغائرت اور عداوت ہے۔ کہ ایکدوسرے کو جان سے مار ڈالنے تک سے دریغ نہیں کرتے۔
ماتا نے شنکر کو دیش اور دھرم کی گری ہوئی اوستھا سے اُٹھانے کیلئے تیار
کیا تھا۔ مگر اب اُس کے دل میں زمانہ کی گردشوں سے تبدیلی پیدا ہو گئی تھی پتی
کے وِیوگ کا صدمہ اُسے بھولا نہ تھا۔ شنکر کی گوروکل کی جدائی علیحدہ اُس
پر اثر ڈالے ہوئے تھی۔ وہ چاہتی تھی۔ اب میرا نورِ چشم بڑھاپے کا ساتھی
بنے۔ اس لیے اُس نے یہ کوشش کی۔ کہ شنکر کو اب گرہستھ آشرم میں داخل
کر دیا جائے۔ رشتہ داروں نے بھی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی۔ اور سب کی
یہ صلاح ٹھیری کہ شنکر کی شادی ہو جائے۔

مگر شنکر کو یہ بات منظور نہ تھی۔ اُسے اب گرہستھ کے بھوگوں کی خواہش
نہ تھی۔ اُسکی آتما اس حالت کو عبور کر چکی ہوئی تھی۔ اُسکا من نشچل اور سرل
بدھی تھی۔ وہ دنیا کے نشیب و فراز کو جانتا تھا۔ اور وہ بڑے زور شور سے
سنیاس آشرم میں داخل ہونے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ قبل اسکے کہ اُسکو
شادی کیلئے کہا جاتا اُس نے خود ہی ایک روز موقعہ پا کر اپنی بوڑھی ماتا سے درخواست
کی کہ وہ اُسے گرہستھ آشرم میں دھکیلنے کے بجائے سنیاس میں داخل ہونے
کی اجازت دے۔ جہاں داخل ہو کر صرف ایک ماتا ایک استری اور متعدد بچوں کی
بجائے کروڑوں بندگانِ خدا کو آئے دن کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے بچنے کا راہ دکھائے
اور کہا:۔

اے ماتا! یہ آتما امر ہے۔ اسکو آگ جلا نہیں سکتی۔ پانی گلا نہیں سکتا۔ تلوار کاٹ نہیں سکتی۔ انادی
کال سے یہ جنم مرن کے پرواہ میں چلا آتا ہے۔ جبتک یہ فرائض کی آخری منزل کو طے
نہیں کر لیتا۔ جنم مرن کے بندھن سے چھوٹ نہیں سکتا۔ فرض شناسی سے لاپرواہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو جانا مورکھوں کا کام ہے۔ میں جو اس جسم میں تیرا پتر ہوں
دنیاوی خواہشات کو اپنے لئے مفید نہیں سمجھتا۔ کیونکہ میری
آتما اس حالت سے عبور ہو چکی ہے۔ جہاں دنیاوی لذات
اس کو گھیر لیتی ہیں۔ مجھے تو نے اور میرے پتا نے اس قدر نرم
دل بنا دیا ہے۔ کہ میں کسی ایک فرد کو بھی دکھی دیکھ کر سکھ کی نیند
نہیں سو سکتا۔ پھر مجھ سے یہ امید رکھنا کہ میں گرہستھ کے
بکھیڑوں میں پھنس کر اپنے جاتیہ بھائیوں کو دکھ میں دیکھوں
اور خود بھوگ اور سکھ کی زندگی کو حاصل کرونگا۔ بالکل محال
ہے۔

اسلئے ماتا! مجھے تو خوشی سے اجازت دے۔ کہ میں گرہستھ سے
اگلی منزل یعنی چوتھے آشرم میں قدم رکھوں۔ میں یہیں پہنچ
کر میں اپنے بھائیوں کے متعلق اپنے فرائض کو پورا کرتا ہوا
انت کو موکش کا بھاگی بنوں۔ یہ کہہ کر شنکر ماتا کے چرنوں پر گر پڑا۔

ماتا اپنے پتر کی ایسی ایثار اور قربانی کی روح پھونکنے والی
تقریر اور اس کے مستقل ارادہ سے واقف ہو کر خوشی اور
رنج دونوں کی حالت میں اسقدر ڈوبی۔ کہ روتے روتے اس
کی ہچکی بندھ گئی۔ اور اسکا گلا رک گیا۔ پر ٹوٹے پھوٹے
الفاظ میں یوں کہنے لگی:۔

بیٹا! میرے بڑھاپے پر رحم کرو۔ کیونکہ ایک تو ہی میرے
کلیجے کا ٹکڑا اور آنکھوں کا تارا ہے۔ میری زندگی اور موت
صرف تیرے سہارے ہے۔ میں جانتی ہوں۔ کہ ایسا کہنا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جگت میں سکھ اور شانتی پھیلاتا ہے۔ اور میں نے ہی اس کے لئے تیرے پتا کے ساتھ مل کر اپنے سنسکاروں کا اثر تجھ پر ڈالا تھا۔ مگر بیٹا! اب میں وہ نہیں رہی ہوں۔ اب مجھے تیرا پریم مجبور کرتا ہے۔ کہ تجھکو کچھ دیر تک گرہستھ میں دیکھوں جب تیرے گھر سنتان پیدا ہو۔ پھر تو نے بان پرستھ میں چلاجانا بیٹا! گرہستھ آشرم سب آشرموں سے بڑا ہے۔ اگر تمام لوگ گرہستھ کو تیاگ کر سنیاسی بن جائیں۔ تو تو ہی بتا۔ کہ تمام آشرم اور ورنوں کی سنستھا کس طرح قائم رہ سکے۔ یہی شاستروں کی آگیا ہے۔ کہ ہر ایک برھمچاری گرہستھ کو دھارن کرے۔ اور گرہستھ سے بان پرستھ۔ پھر سنیاس میں پرویش کرے۔ اسلئے بیٹا تو سب سے پہلے بیاہ کرلے۔

شنکر نے دیکھا۔ کہ اُس کی ماتا اُس کے فرض کی ادائیگی میں ایک روک ڈالنا چاہتی ہے۔ جو شنکر کو منظور نہ تھی۔ تو وہ کسی اور موقعہ کا منتظر رہا۔ ایک روز شنکر اور اُس کی ماتا پاس کے کسی گاؤں میں کسی تقریب پر شامل ہوئے۔ واپسی پر بارش ہونے کے کارن ایک برساتی ندی کو پانی سے بھرے ہوئے پایا۔ انہوں نے آپسمیں صلاح کی۔ کہ پانی تھوڑا ہے گذر جائینگے۔ پانی میں اُتر پڑے۔ یہانتک کہ شنکر کے مُنہ تک پانی آگیا۔ ماتا نے کہا۔ پانی زیادہ ہے لوٹ آؤ۔ مگر شنکر نے کہا:۔

کہ میں اب واپس باہر آنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ندی سے بچکر میں نے سنسار روپی ندی میں ڈوبنا ہے۔ تو پھر میرے یہاں ڈوبنے کو کیوں بڑا سمجھتی ہو۔ اور ایک غوطہ کھاتے ہوئے کہا:۔

ماتا! مجھے اگر دیش اور جاتی اودھار کے لئے اجازت دیدو اور گرہستھ کے بندھن میں ڈالنے کی کوشش نہ کرو۔ تو میں بچ سکتا ہوں۔

اب ممتا کی ماری ماتا کے لئے کوئی چارہ نہ رہا۔ کہ وہ اپنے پتر کو اس کے مشن کی پورتی کے لئے اجازت دیدے۔ چنانچہ اس نے بیٹے کی درخواست کو منظور کر لیا۔ یہ سنکر شنکر خوشی سے جھٹ باہر آگیا۔ اور ماتا کو کندھوں پہ اٹھا کر کسی دوسرے راستہ سے پار ہو گیا۔

آخر ایک روز شنکر نے اپنی ماتا سے اس کے عہد کے مطابق سنیاس آشرم میں داخل ہونے کی اجازت چاہی ماتا نے اپنے نوجوان اور ہونہار بیٹے کو کمال مسرت اور جوش کے ساتھ اشیرباد دی۔ اور خوشی سے رخصت کیا۔ صرف ایک بات چاہی۔ کہ میں جب چاہوں اپنے پتر کو دیکھ سکوں۔ اور میرا انتیشٹی سنسکار پتر کے ہاتھوں ہو۔ شنکر نے ماتا کے چرنوں پہ سر رکھا۔ اور ان کے احکام کی تعمیل کے لئے پرتگیا کی۔ اور پرماتما سے بل اور ساہس کی پرارتھنا کرتے ہوئے اپنی ماتا کو ایشور اور اپنے چند رشتہ داروں کے بھروسہ پہ چھوڑ خود ویدک دھرم کو دوبارہ سرسبز کرنے کے لئے گھر سے نکل پڑا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سنیاس آشرم

جو لوگ پُرشارتھ اور غرض کا تیاگ نہیں کرتے۔ دنیاوی خواہشات اُن کا راستہ روک نہیں سکتیں۔ اس لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک بشر گرہستھ میں داخل ہو کر ہی سنیاس میں پرویش کرے۔ شنکر کی آتما کو اس جگت کے اندر ایک مہان شکتی اور جیوتی سروپ وستو دکھلائی دیتی تھی۔ جس کو دیکھ کر اُس کا من بڑا خوش ہوتا تھا۔ اس کے اندر پریم کی لہریں اٹھتی تھیں۔ وہ ایک طرف ہر وقت اپنے اندر سکھ کے سرور (پرماتما) کو دیکھتا تھا۔ جو تمام آتماؤں کو ایک سی ہی سکھ کی لہریں پہنچاتا ہے۔ مگر دوسری طرف لوگ اگیان اور جہالت میں پھنس کر خود غرضی۔ نفاق۔ حسد وغیرہ برائیوں میں مشغول دکھائی دیتے تھے۔ وہ باہم جنگ وجدل میں اس قدر مصروف تھے۔ کہ ان کو وہ ترنگ اپنی طرف آتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ شنکر چاہتا تھا۔ یہ مورکھ لوگ آپس کے عناد اور دغا فریبوں سے فرصت پاکر ذرا اس طرف دیکھیں۔ تو وہ سکھ جس کے لئے انہیں بے شمار دغا فریب مکر۔ ظلم۔ چوری۔ خود غرضی وغیرہ برائیاں کرنی پڑتی ہیں بغیر کسی روک ٹوک کے اُن کے پاس سمندر کی طرح بہہ رہا ہے۔ اس انسانی سمندر کی سے پرت ہو کر شنکر نے مانا ! اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور سمبندھیوں کو چھوڑ کر ایک ایسا راستہ اختیار کیا۔ جس پر
چلنے سے وہ دنیا میں مشہور ہوا۔

شنکر گھر سے نکل مہاتما گوبند آچاریہ جو برہم ودیا میں اس وقت اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ کے پاس گیا۔ وہاں جا کر دیکھا۔ کہ چند مُنی آپس میں شاستروں کے وچار کر رہے ہیں شنکر نے اُن سے شری گوبند آچاریہ کا آسن پوچھا۔ تو ایک سنیاسی نے ایک غار کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں شری گوبند آچاریہ جی مہاراج ایکانت میں بیٹھے برہم ودیا پر وچار کر رہے تھے شنکر نے بڑے ادب سے پرنام کی۔ اور کہا "کہ مہاراج میں آپ کی سیوا میں دھرم کی اصلیت کو سمجھنے اور سنیاس آشرم میں پرویش کرنے کے لیے آیا ہوں۔ کرپا کر کے مجھے آتم ودیا کا اپدیش کیجیے۔ کہ میں آپ کی آشیرواد پا کر ٹھیک سنیاسی کے اپنا کرتویہ پالن کر سکوں"

شری گوبند آچاریہ جی مہاراج نے اس کا نام گوتر اور سکونت دریافت کر کے کہا۔ کہ تم ابھی نوجوان ہو۔ گرہستھ کے لائق ہو۔ اس عمر کے لوگوں کے لیے سنیاس آشرم کو نباہنا مشکل ہے۔

شنکر نے نہائیت ادب کے ساتھ اپنا نام ونشان سب کچھ بتلایا اور اپنے ارادہ کو ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "کہ دنیا سے دھرم چھپا جا رہا ہے۔ اور اس کی جگہ انیائے اکشپات۔ نفاق۔ خود غرضی۔ اور حسد وغیرہ برائیوں نے لے لی ہے۔ لوگوں کو پرماتما پر وشواس نہیں رہا۔ بیکسوں کی آہیں حد اعتدال سے گذر چکی ہیں۔ اب وقت نہیں رہا۔ کہ ہم لوگ چپ چاپ بیٹھے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہمارا فرض ہے۔ کہ لوگوں کو اچھا اور سیدھا راہ بتائیں۔ مظلوموں اور
کمزوروں کی دستگیری کریں۔ آپ وشواس رکھیں۔ کہ کوئی دنیاوی
کشش شنکر کو فرض کی ادائیگی سے روک نہیں سکتی۔ میں نے مصمم ارادہ
کرلیا ہے۔ کہ میں دنیا میں شانتی اور پریم کا راجیہ قایم کرنے میں اپنے
آپ کو قربان کر دونگا۔ جہالت اور اندھکار کو دور کرکے کروڑوں
پیاسی آتماؤں کو شانتی سروور کے جل سے ترپت کروں گا۔"

آچاریہ جی نے شنکر کو اپنے ارادہ میں اسقدر مستقل دیکھ کر بہت
خوشی ظاہر کی۔ اور سنیاس کی رسم ادا کرکے شنکر کو شنکر آچاریہ کی پدوی
دی۔ آچاریہ جی کو مدت سے ایسے شاگرد کی تلاش تھی۔ اور شنکر کو
ایسے استاد کی۔ آچاریہ جی نے شنکر کو تمام ضروری فرائض سے واقف
کر دیا۔ چھ ماہ سوامی شنکر آچاریہ نے اپنے گورو کے پاس رہ کر تمام اپنے
شکوک کو دور کیا۔ اس کے بعد گورو جی نے سوامی شنکر آچاریہ کو
اپنے ارادوں پر چلنے کے لئے سنیاسی بناتے ہوئے کہا:

اے شنکر! کیا تو دیکھتا ہے کہ جس طرح برہم ودیا دل کو صاف
و شفاف کر دیتی ہے۔ اسی طرح آج دیکھو۔ آکاش منڈل کیسے
نرمل ہے بادل تمام نباتات کو سرسبز کرکے چلے گئے ہیں سنیاسی
دیش کا اپکار کرنے کے لئے اپنے ستھانوں کو چھوڑ رہے ہیں بادلوں
کے چلے جانے کے کارن چاند کس طرح چمک رہا ہے۔ یہ ٹھیک اسی
طرح ہے۔ جس طرح جہالت کے دور ہونے پر علم کی مشعل روشن
ہوتی ہے۔ ادھر دیکھو۔ بادلوں کے چلے جانے پر ستارے دگنی آب
و تاب کے ساتھ چمک رہے ہیں۔ جس طرح رنج و پرش کے دور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہونے پر خوشی کے نشان چہرے پر دکھائی دیتے ہیں

ذرا ان پھولوں کی طرف تو دیکھو۔ ایسے کھل رہے ہیں۔ جیسے یوگ ابھیاس سے یوگیوں کے ہردیہ کمل پرماتما کے پرکاش سے کھل جاتے ہیں۔ دیکھ پرم ہنس سنیاسیوں کی صحبت سے رجوگن کو نشٹ کر کے تیرا من ستھر ہو گیا ہے راگ دویش کی میل دور ہو چکی ہے۔ اور تو بڑا گمبھیر دکھائی دیتا ہے۔

مہاپرش برشائت کو گذار کر جگت کو پوتر بنانے کے لئے دیش بدیش میں پھر رہے ہیں۔ بیٹا اب تم تیار ہو جاؤ۔ اور ویدک دھرم کے پرچار کے لئے کاشی کی طرف جاؤ۔ اس وقت میں تمہیں اس کام کرنے کی آگیا دیتا ہوں۔ جس کے لئے تو نے اپنی بوڑھی ماتا کو چھوڑا۔ اور میری بھی مدت سے یہی خواہش تھی۔ استقلال اور جوش سے اپنے ارادہ پر قایم رہو۔ پرماتما تمہاری سہائتا کریگے۔

آریوں کی عظمت۔ پروفیسر میکس مولر کی مشہور ترین کتاب "انڈیا واٹ کین اٹ ٹیچ اس" کا مکمل اردو ترجمہ از مہتہ جیمنی بی اے پلیڈر۔ اس کتاب کو ہندو قوم کی کی زبردست تاریخ سمجھنی چاہیئے قابل مصنف بڑی محنت اور کوشش سے تحقیقات کی ہے۔ ۱۲/

راجپوت جیون سندھیا بنگال کے مشہور انشا پرداز سابق وزیراعظم بڑودہ بابو رمیش چندر دت مرحوم کی ایک نہایت ہی مقبول اور مشہور ترین بنگالی تصنیف کا اردو ترجمہ ۷/

ملنے کا پتہ

پستک بھنڈار لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کاشی کی یاترا

سوامی شنکر آچاریہ اپنے گورو شری گوبند آچاریہ جی مہاراج سے دھرم کی اصلیت کو پاکر اور مشنری کے تمام فرائض اور گنوں سے واقف ہو کر ویدک دھرم کی سچائیوں کو دُنیا پر ظاہر کرنے کے قابل ہو گئے۔ تو شری گوبند آچاریہ جی مہاراج نے سب سے پہلے ان کو کاشی کی طرف جانے کیلئے اُپدیش کیا

کاشی مدت سے بھارت ورش کے اندر ایک بڑا بھاری تعلیم کا منبع سمجھا جاتا رہا ہے۔ اُس وقت کاشی میں بڑے بڑے پنڈت اور سنیاسی رہتے تھے۔ جن کی امداد کی امید آچاریہ جی کو تھی۔ اُن کو خیال تھا وہاں بودھ اور جینیوں کے بڑے بڑے دھرندھر پنڈت تھے۔ اگر شنکر آچاریہ وہاں جاکر ویدک دھرم کے مہتو کو سب پر پرگٹ کر دینگے۔ اور اگر کاشی کے لوگ اس کی سچائی کے قائل ہو جاویں گے۔ تو پھر تمام دیش میں ویدک دھرم کے پرچار کے راستہ میں بہت سی سہولتیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور شنکر آچاریہ جی کی فضیلت اور علمی قابلیت اور اُن کے سدھانت کی بہت جلد شہرت پھیل جائیگی۔

شنکر آچاریہ بھی اپنے اندر ایک بہت بڑا خزانہ رکھتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ بڑے بڑے پنڈت اور گیانی لوگوں سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملے۔ اس لئے گورو کی آگیا پاکر سیدھے کاشی کو روانہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

9849
21-9-2009
0.0
2
1447
1451

ہوئے ۔ شنکر آچاریہ جی نے کاشی میں جاکر دھرم اُپدیش کا سلسلہ شروع
کر دیا ۔ وید کے مسائل کو نہائیت خوبی اور عمدگی سے حل کر کے لوگوں
کو بتانا چاہا ۔ ان کی علمیت اور تقریر کو سُنکر چاروں طرف دھوم مچ
گئی ۔ ویدک دھرم کی ترقی چاہنے والوں کی ان کے پاس ہر وقت بھیڑ
رہنے لگی ۔ اور بودھ اور جینیوں سے بھی دھرم چرچا ہوتی تھی ۔

اسی اثناء میں ایک دن ایک نوجوان برہمن شنکر آچاریہ کے
گنوں اور ودیا کو سُن کر اُن کے پاس آیا ۔ اور اُن کے پاؤں پر گر پڑا ۔
شنکر آچاریہ نے اُس کو کمال محبت سے اُٹھا کر گلے لگایا ۔ اور اُس
کا حسب نسب دریافت کیا ۔ اُس نوجوان نے کہا ۔ کہ چول دیش (دکن)
میں کاویری ندی کے اوپر میرا گھر ہے ۔ اور میرا نام سنندن ہے میرا
من دیش کی بُری اوستھا کو دیکھ کر گھبرا رہا ہے ۔ کیونکہ یہاں پر
گرہستی لوگ طرح طرح کے دکھوں سے دکھی ہو رہے ہیں ۔ جن کو
دیکھ کر پتھر دل بھی کانپ اُٹھتا ہے ۔ اس لئے میری التجا ہے ۔ کہ آپ
مجھ کو اپنی شرن میں لیں ۔ تاکہ میں اس دکھ روپی سنسار سے پار اُتر
سکوں ۔ میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں ۔ کہ دنیاوی لبھاوٹیں اب
میرے من کو اپنی طرف نہیں کھینچ سکتیں ۔ اور نہ ہی میں ان الجھنوں
میں پھنسنا چاہتا ہوں ۔ مگر میرے من میں شانتی نہیں ۔ میں آپ
کی شہرت کو سُنکر آیا ہوں ۔ شنکر آچاریہ نے اس نوجوان برہمن کو
جب سب طرح کے امتحان میں کامل پایا ۔ تو آپ کو بڑی خوشی
حاصل ہوئی ۔ آپ نے اس نوجوان کو کہا کہ میں جانتا ہوں ۔ تیرے
اندر سچا ویراگ پیدا ہو چکا ہے ۔ مگر ایسے شخص اس دکھ روپ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سمندر میں وہی لوگ ڈوبا کرتے ہیں ۔ جو کاہل ۔ سُست اور ادائیگی فرض سے غافل رہتے ہیں ۔ جنہوں نے خود غرضی میں آکر اپنے اور اپنے ہمسایوں کے دُکھ دور کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ اُن کو شانتی کیسے نصیب ہو سکتی ہے ۔ اس لئے میں تجھ کو اُپدیش کرتا ہوں ۔ کہ تو آج سے یہ پرتگیا کر لے ۔ کہ میں اپنے وقت کو سنسار سے برائیوں کے دور کرنے میں صرف کرونگا ۔

اے عزیز! جس پُرش نے اپنا فرض ادا کر لیا ہے ۔ اس کا من شانت اور اندریاں پرسن ہیں ۔ وہی لوک پرلوک میں سُکھ کا بھاگی بن سکتا ہے ۔ جو لوگ ویراگ کو دھارن کر کے بھی جہالت ۔ سستی اور غفلت کی زندگی گذارتے ہیں ۔ ان کے اندر سچا تیاگ مطلق نہیں ہوتا بلکہ اُن کے اندر وحشت ڈیرا ڈال کر بیٹھی رہتی ہے ۔ سچا تیاگی وہ ہے ۔ جو دنیا کی کڑی سے کڑی تکلیف کو برداشت کر کے دُنیاوی خواہشوں کو لات مارتا ہُوا اپنے فعل اور عمل کے ذریعہ دنیا سے ظلم مکر و فریب ۔ حسد ۔ کینہ اور خود غرضی جیسی برائیوں کا ناش کرتا ہے ۔ اور جو پورے جوش ۔ سرگرمی اور ہمت کے ساتھ ان تمام فرائض کو ادا کرتا ہے ۔ وہی اس دُکھ روپی سمندر کو عبور کر سکتا ہے دوسرا نہیں ۔ شنکر آچاریہ جی نے سب سے پہلے اسی شکشا کو دکشا دی ۔ اور اس کا نام پدم پاد رکھا ۔ یہاں اور بھی ان کو کئی شِشیہ ملے ۔ جنہوں نے مل کر شنکر آچاریہ جی کے ساتھ پورے جوش اور تندہی سے کام کیا ۔

اگر ... آپ ... شش ... تک ... چلے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک چنڈال دو کتوں کو ساتھ لئے ہوئے سامنے کی طرف سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ آپ نے اُس کو ایک طرف ہٹ جانے کو کہا۔ اس پر وہ چنڈال جھنجھلا کر بولا:۔ اے برہمن کُل بھوشن۔ ودیا کے بھانو اور ویدک دھرم کے پھیلانے والے! تم کیسی اگیانیوں کی سی بات کرتے ہو۔ کیا یہ آپ کا ظاہری آڈمبر صرف بناوٹی ہے؟ جبکہ آپ آتما کو سب جگہ ایک ساہی مانتے ہیں۔ اور یہ پانچ عنصروں والا جسم میرا اور آپ کا ایک جیسا ہے۔ پھر میں حیران ہوں۔ کہ آپ اس قدر تنگدل اور مغرور کیوں ہیں۔ کہ اپنے ہم جنس سے اتنی نفرت کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ابھی تک رواجی دھرم کو ہی مانتے ہیں۔ اگر آپ جیسے عالم اور گیانی لوگ رواجی دھرم کی لہر میں بہنے لگ جاویں۔ تو پھر کون سچے دھرم کا ڈنکہ بجائیگا۔

یہ ساری باتیں سُنکر سوامی شنکر آچاریہ کچھ دیر تک عالم خاموشی میں سوچتے رہے۔ اُس کے بعد فوراً ہی اُس کو گلے لگایا۔ اور کہنے لگے۔ تو تو آتم ویتا ہے۔ جو لوگ آتما کو پرماتما کے ساتھ جوڑتے ہیں اور جن کے اندر سے اگیان کا اندھیرا دور ہو گیا ہے۔ خواہ برہمن کُل میں پیدا ہوئے ہوں یا چنڈال خاندان میں۔ وہ پوجا کرنے کے لائق ہیں۔

عورت کی بزرگی۔ از ڈاکٹر گوکل چند جی ایم اے بیرسٹرایٹ لا ۳/
ملنے کا پتہ پستک بھنڈار لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بدری نارائن کی یاترا

شنکر آچاریہ جی نے جب دیکھا۔ کہ مجھ کو ہر روز ہر ایک کے سوال پر اپنے سدھانت کو سنانا اور وید اور اُپنشدوں کی باریکیوں کو ودوانوں پر ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ تو اس میں میرا بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اور صرف زبانی جمع خرچ کا اثر بھی دیرپا نہیں رہتا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اپنے سدھانتوں کے متعلق کتابیں لکھی جائیں۔ اور اس طرح سے دھرم پرچار کا اچھا ذریعہ مل جائیگا۔ چنانچہ اس بات کو سوچ کر بدرکا آشرم کی طرف چلے گئے۔ کیونکہ وہاں کی آب و ہوا بھی اچھی تھی۔ وہاں پہنچ کر پراچین آرش گرنتھوں اور ویدوں پر دوبارہ وچار کر کے سب سے پہلے ویدانت درشن کا بھاشیہ کیا پھر اُپنشدوں اور گیتا کا۔ اس کے علاوہ سنتسو۔ جات بھاشیہ اُپدیش سہسری وغیرہ کئی کتابیں نظم و نثر میں تصنیف کیں۔ ان پستکوں میں دھرم۔ ویراگ اور آتم ودیا سمبندھی مضامین لکھے جو اپنی نظیر آپ ہیں۔

بدرکا آشرم میں شنکر آچاریہ جی نے شش منڈل کو اپنے لکھے بھاشیہ پڑھائے۔ سارے ششوں میں پدم پاد اپنی بدھی کے انوسار سب سے زیادہ ذہین اور لائق تھا۔ آچاریہ جی بھی اُسکو ہونہار جان کر اُس پر زیادہ غور کرتے تھے۔ ان کے اس سلوک کو دیکھ کر دوسرے شش حسد کرنے لگے۔ ایک دن جبکہ باشش

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہو چکی تھی - اور ندی میں پانی چڑھ رہا تھا - آچاریہ جی ایک پار تھے - اور ششیہ دوسرے پار - آچاریہ جی نے امتحان کے لیے ایک ایک ششیہ کو اپنی طرف آنے کے لیے کہا - مگر کسی کو ساہس نہ پڑا کہ وہ اس قدر تیزی سے بہتے ہوئے پانی کو چیر کر گورو جی کے پاس پہنچنے کی جرأت کر سکے - مگر جب سنندن کو کہا گیا - تو اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ - ندی میں کود پڑا - پانی کو چیرتا پھاڑتا گورو جی کے پاس پہنچا - گورو نے اُس کی بھگتی کو دیکھ کر گلے لگایا - دوسرے ششیوں نے اسی دن سے حسد کو چھوڑ دیا -

بدری کا آشرم میں شنکر آچاریہ کے ادویت مت کی شہرت پھیل گئی - اس لیے دوسرے متوں کے لوگ بھی اُس کے پاس آنے لگے - اور دھرم چرچا کا بازار گرم ہوا -

ایک دن کا ذکر ہے - کہ آپ اپنے شاگردوں کو اُپ نشد پڑھا رہے تھے - پاشوپت مت کے ودوان آپ کے پاس آ بیٹھے - پاشوپت پنڈت جیو - برہم اور پرکرتی دنیا میں تین مختلف مانتے تھے - اور سوامی شنکر کا مت تھا - کہ یہ سب جیو اور اجیو جگت صرف ایک برہم ہی برہم ہے - جو جہالت کے سبب جدا جدا دکھائی دیتا ہے - ان دونوں کا خوب شاستر ارتھ ہوا - مگر وہ پنڈت بال برہمچاری سوامی شنکر آچاریہ کی دلائل سے لاجواب ہو کر چلے گئے - اسی طرح سے بہت سے پنڈت سوامی شنکر آچاریہ کے ششیہ ہو گئے - سوامی شنکر آچاریہ نے وہاں پہ پنڈتوں کی ایک باقاعدہ سنستھا بنالی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی شنکر آچاریہ کا دھرم پرچار کیلئے پہلا قدم

شنکر آچاریہ جی نے جب دیش کے چاروں طرف اپنی نظر دوڑائی۔ تو اُن کو کمارل بھٹ کی شہرت ہی ایک چمکتا ہوا ستارہ دکھائی دینے لگی۔ انہوں نے چاہا۔ کہ اگر کمارل بھٹ ہمارے کام میں مددگار ہو۔ تو ہم بہت جلد ویدورودھ متوں کو دور کرکے ویدک دھرم کو پرچلت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کمارل بھٹ اپنے زمانہ کا لاثانی عالم اور مذاہب غیر کا پورا پورا واقف تھا۔ اس نے سینکڑوں جگہ بودھ اور جینیوں کو ویدک دھرم کے مقابلہ میں پچھاڑا تھا۔ اور اس کے مل جانے کی امید بھی بہت تھی۔ چنانچہ اسی طرف چل پڑے۔

جس وقت شنکر آچاریہ جی اپنے شاگردوں کے ساتھ پریاگ میں پہنچے۔ تو انہیں ایک نہایت رنج دینے والی اور دل کو ہلانے والی خبر ملی۔ کہ وہ کمارل بھٹ جس کی شہرت سُن کر سوامی شنکر آچاریہ بدری کا آشرم سے چل کر آرہے ہیں۔ وہ کمارل جو ویدک دھرم کے مسائل کو عمدگی اور عقلی تشریح کے ساتھ لوگوں کے ذہن نشین کرتا تھا۔ وہ کمارل جس نے سینکڑوں مصیبتوں کے سامنے چٹان کی طرح کھڑے رہ کر ویدک دھرم کے مہتو کو پرگٹ کیا تھا۔ وہ کمارل جس کا نام شنکر ویدورودھیوں کے دل شاستر ارتھ سے جی چراتے تھے۔ وہ کمارل جو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدک دھرمیوں کا ایک ماتر سہارا تھا۔ بڑی خوشی کے ساتھ
ایک پرائشچت کرنے کے لئے چاولوں کے چھلکوں کی آگ پر
جل مرنے کو تیار بیٹھا ہے۔ شنکر آچاریہ جی نے جسوقت یہ
خبر سُنی۔ اُن کو نہایت رنج پہنچا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے آپ
کو دنیا اندھیر دکھائی دینے لگی۔ اُنہیں مایوسی کے ڈراؤنے اور
خوفناک سیاہ بادل نظر آنے لگے۔ ان کی امید یاس میں بدل
گئی۔ مگر فوراً ہی سنبھل کر اس طرف روانہ ہوئے۔ جہاں کمارل
پرائشچت کی تیاری کر رہا تھا۔ اُن کے وہاں پہنچنے سے تھوڑی دیر
پہلے چھلکوں کو آگ دی گئی تھی۔ اور کمارل نہایت شانت چت
بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کے چہرے پر جلال اور نور برس رہا تھا۔
جیسے اُس نے اپنے فرض کو ادا کر لیا ہے۔ اُس کے شاگرد چاروں
طرف کھڑے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ سوامی شنکر آچاریہ
جی کمارل کو اس طرح جیتے جی جل کر مرجانے پر تیار پاکر بڑی
آزادی سے آگے بڑھ کر بولے:-

"ویدک علمیت کے چمکتے ستارے! سنسار ماتر کی آنکھیں
آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ آپ کی علمیت۔ فضیلت اور قربانی
کو دیکھ کر بڑے بڑے گیانی اور تپسوی لوگ گوشہ نشینی کو ترک
کرکے آپ کی شرن میں آرہے ہیں۔ مگر ہم آپ کو اس حالت میں
دیکھکر شوک کو پراپت ہو رہے ہیں۔ آپ ہمیں اور ان سینکڑوں
استری پرشوں کو کس کے سپرد کرکے جلتی ہوئی آگ میں آسن لگا
بیٹھے ہیں۔ آپ کا یہ فعل دیکھنے والوں کے لئے خودکشی کا محرک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوگا - اس لئے آپ اب بھی اس بھوتک اگنی سے نکلکر لاکھوں
انسانوں کے لئے سچے دھرم کی شاہراہ کو تیار کریں - دھرم مورت
کمارل! کیا میری التجا آپ کے دل میں کچھ تحریک پیدا کر گئی؟ میں
آپ کی امید پر بدرکا آشرم سے لطیف اور خوشگوار استھان
کو چھوڑکر سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں - میرے ساتھ یہ
پنڈت لوگ آپ کو دیکھ کر حیران ہیں - کہ آپ نے ایسا
کونسا مہاپاپ کیا ہے جسکا پرائشچت سوچا ہے؟

کمارل بھٹ کو جب یہ معلوم ہؤا - کہ میرے سامنے انسانوں
میں افضل شری شنکر آچاریہ جی کھڑے گفتگو کر رہے ہیں -
نہایت خوش ہوئے - اور اُن کے کام کی بہت تعریف کی اور کہا -
کہ آپ ایسے وقت میں تشریف لائے ہیں - جبکہ میں اپنی زندگی کو
ختم کر چکا ہوں - میں آپ کا سواگت کرتا ہوں - اور ان تمام
بھارت واسیوں کو جو ناستکتا کے ظلم و ستم سے سخت تنگ و
لاچار ہیں - آپ کے سپرد کرتا ہوں - مجھے امید ہے - کہ آپ ویدک
دھرم کو پھر سے پرچلت کرنے میں پوری طاقت اور کوشش خرچ
کریں گے - میں جسقدر وید اور شاستر کو جانتا تھا - حتی المقدور
میں بودھ اور جینیوں کے لگائے ہوئے دوشوں کو ویدک دھرم
پر سے بڑے زور سے دور کیا کرتا تھا - مگر ان کے مت
سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اکثر شاستر ارتھ میں گھبرا جاتا
تھا - میں نے اپنے آپ کو چھپا کر ان کے گرنتھوں کو پڑھا اور
[illegible]

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ کام دھرم کے خلاف تھا۔ یعنی میں نے بودھ اور جین گوروؤں سے شکشا پاکر اُن کا کھنڈن کیا تھا۔ اس لئے مجھے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کہ میں چاول کے چھلکوں میں جل کر پرائشچت کروں۔ مجھے دھرم مریادا پر قائم رہنا بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی شاستر مریادا ہے۔ اگر آپ ویدک دھرم کا پرچار کرنا اور بودھ دھرم کو شکست دینا چاہتے ہیں۔ تو منڈن مشر کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں۔ اگرچہ وہ ویدک دھرم کے پرچار میں لگا ہوا ہے۔ مگر پورتی شاستر پر اُس کو وشواس نہیں۔ وہ سارے شاستروں کا عالم اور میرا سب سے لائق شِشش ہے۔ اُس کے پاس جائیے۔ اس کی استری بھی بڑی عالمہ ہے۔ ان دونوں کے مل جانے سے آپ کو ویدک دھرم پرچار میں بہت آسانی ہوگی۔ کمارل بھٹ باتیں کرتا ہوا شانتی کے ساتھ جل کر راکھ ہوگیا۔ اس کے استقلال و دھارمک قربانی نے شنکر آچاریہ کے جوش اور حوصلہ کے بڑھانے میں بڑی امداد دی۔ اور جب تک کمارل بھٹ کا شریر جلتا رہا۔ وہاں رہے۔ اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر منڈن مشر کے آشرم کی طرف چلے گئے۔

بچوں کی تربیت مصنفہ ڈاکٹر گوکل چند ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء ۸/
بھگوان بدھ کا سنیاس اور سندر نیتی ۸/
ملنے کا پتہ پستک بھنڈار لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منڈن مصر سے شاستر ارتھ

سوامی شنکر آچاریہ جی نے کمارل بھٹ کی قربانی کو دیکھکر کہا۔ ایسا دھرم پریمی آتم درشی کوئی معمولی آتما کا مالک نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا بیر میرے ساتھ ہوکر ناستکتا کے برخلاف جھنڈا بلند کرتا۔ تو بے شک ہم بہت جلد کامیاب ہوتے۔ افسوس! میں جس امید کو لے کر بدری نارائن سے چلا تھا وہ راہ میں ہی رہی۔ بہت دیر تک افسوس وہ پنچ میں رہ کر پھر یکا یک چونک کر کمارل بھٹ کے شاگردوں کو اپنے ارادہ سے باخبر کر کے ویدک دھرم پرچار کے لیے پریرنا کی۔ چنانچہ کئی منچلے نوجوانوں نے شنکر آچاریہ جی کے نقش قدم پر چلنے کا اقرار کیا۔ اور ویدک دھرم پرچار کے لئے مشنری جیون کو اختیار کیا۔ اب سوامی شنکر آچاریہ کے پاس بہت سے پنڈت جمع ہوگئے تھے۔ جن کی آتما کے اندر دھرم کی اگنی جل رہی تھی۔ اور جو دھرم کے مقابے میں اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ جن کو اچھے محلوں کی رہائش کی بجائے ہمیشہ دھرم کا جیون پسند آتا تھا۔ اور جو بھوگ کے خوشنما نظاروں کو ایک آنکھ دیکھنا نہ چاہتے تھے۔ جن پر دنیا کی بہاد ریں اپنا جادو ڈالنے میں قاصر تھیں۔ اور جنہیں استری اور بچوں کی محبت دھرم پرچار کے راستے سے روک نہیں سکتی تھی۔ جو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھوک ۔ پیاس ۔ سردی ۔ گرمی کی تکلیفوں کا مقابلہ کرنے میں پورے بہادر تھے ۔ نڈر ۔ مستقل ۔ راستی کے پیارے ۔ دھرم کا کیندر سوامی شنکر آچاریہ کے ساتھ پریاگ سے منڈن مشر کی جائے رہائش نرمدا ندی کے کنارے ماہشمتی نامی شہر کی طرف روانہ ہوئے۔

راہ میں جو شہر یا گاؤں آیا۔ سب جگہ ویدک دھرم کا سندیسا پہنچاتے گئے ۔ منڈن مشر جو اپنے زمانہ کا ایک مشہور عالم و فاضل تھا۔ اُس کو اپنے مت میں لانا کوئی معمولی سا کام نہ تھا۔ مگر شنکر آچاریہ بھی جوش اور استقلال کا پکا تھا منزلیں طے کرتا ہوا ماہشمتی میں جا پہنچا۔ اور منڈن مشر کے مکان کا پتہ دو عورتوں سے پوچھا۔ جو پانی بھرنے کے لئے ندی کی طرف جا رہی تھیں ۔ ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ کہ جس گھر میں مینا یہ پڑھ رہی ہے ۔ کہ "وید سوتہ پرمان ہیں یا پرتہ پرمان" اور جہاں مینا یہ بول رہی ہے ۔ کہ "پھل دینے والا کرم ہے یا ایشور" ۔ یہ جہان ہمیشہ سے چلا آیا ہے یا پیدا شدہ ہے ۔ وہی منڈن مشر کا گھر ہے ۔ سوامی شنکر آچاریہ جی اس پتہ پر چلے گئے ۔ جب منڈن مشر نے اپنے دروازہ پر ایک سنیاسی کو دیکھا ۔ فوراً ہی اُٹھ کھڑا ہوا ۔ اور استقبال کر کے اچھے آسن پر بٹھایا ۔ اور پوچھا ۔ کہ آپ سنیاسی ہیں آپ کو کیا بھکشا چاہیئے سوامی شنکر آچاریہ جی نے کہا ۔ کہ میں آپ سے شاستر ارتھ کی بھکشا مانگتا ہوں اس شرط پر ۔ کہ اگر میں ہار گیا ۔ تو تمہارا اشش ہو کر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گرہستھی بن جاؤں گا۔ اگر آپ ہار جائیں۔ تو میرا مت گرہن کر کے میرے مشن میں مددگار ہو جائیں۔ مجھے ویدک دھرم پرچار کے سوائے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

منڈن مشر نے جب سوامی شنکر آچاریہ کا مت معلوم کیا تو کہنے لگا۔ کہ آپ کا مت کلپت ہے۔ اور میرا ویدمت ہے۔ میں کس طرح آپ کے کلپت مت کو قبول کر سکتا ہوں۔ رہی شاسترارتھ کی بات۔ اس کے لئے میں ہر وقت تیار ہوں۔ مگر شاسترارتھ میں یہ مشکل رہے گی۔ کہ ہم آپسمیں کچھ فیصلہ نہ دے سکینگے۔ اس لئے ہمیں ایک تیسرے ودوان کی ضرورت ہے جو منصف کا حق ادا کرے اگر منصف مل جاوے۔ تو میں کل ہی سے شاسترارتھ کرنے کو تیار ہوں۔ سوامی شنکر آچاریہ نے کہا۔ کہ فیصلہ کے لئے میں آپکی دھرم پتنی کو مقرر کرتا ہوں۔ چنانچہ دوسرے دن شاسترارتھ شروع ہوا۔

شنکر آچاریہ "برہم ایک اور ست پدارتھ ہے۔ جہالت سے وہ جگت روپ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب جہالت کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ تو یہ سب کچھ آتما ہی آتما دکھائی دیتا ہے۔ اُپنشد میں لکھا ہے۔ کہ اُدالک رشی نے شویت کیتو کو اُپدیش دیا۔ کہ "ہے شویت کیتو تو وہ یعنی برہم ہے" اور جب اس بات کو جان لیتا ہے۔ تو پھر اسکو دوسری کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی اسی حالت کا نام مکتی ہے۔

منڈن مشر "صرف اس بات کے جان لینے سے ہی کہ یہ سب

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کچھ برہم ہے مکتی حاصل ہو سکتی ہے۔ ہمارے وید کرم کانڈ
کی تعلیم دیتے ہیں۔ جن کے کرنے سے مکتی پراپت ہو سکتی ہے
مگر جب جیو بھی برہم ہوا۔ اور جہالت کے سبب اپنے آپ کو
جڑ چیتن وغیرہ مانتا ہے۔ اور گیان کے آفتاب کے طلوع
ہونے پر آتما ہی آتما دیکھتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ برہم کے علاوہ
دو چیزیں اور بھی ہیں۔ جنکو جہالت اور گیان کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ
جب برہم کو جہالت دبالیتی ہے۔ تو جیو اور جگت بن جاتا ہے
مگر جب گیان کا اودے ہو جاتا ہے۔ تو یہ سب کچھ آتما ہی آتما
بن جاتا ہے۔

شنکر آچاریہ:۔ تو پھر اُپنشد میں یہ کیوں کہا گیا ہے۔

منڈن مشر:۔ یہ صرف جپ کیلئے کہا گیا ہے

شنکر آچاریہ:۔ اُپنشد کے اس بچن کے معنے صاف ہیں
"تت تو مسی" یعنی تو وہ (برہم) ہے۔ اس میں کہیں شک کی
گنجائش نہیں۔

منڈن مشر:۔ یہ بچن جیو اور برہم کی ایکتا کو ظاہر نہیں کرتا
بلکہ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ (جیو) اُس (برہم) کے سدرش
چیتن ہے۔

شنکر آچاریہ:۔ چیتن ہونے میں جیو برہم کی مانند ہے
یا سروگیہ۔ سروآتما۔ سروشکتی مان میں بھی۔ اگر کہو کہ صرف
چیتن ہونے میں۔ تو اس اپدیش کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہاں
اگر جیو سروگیہ۔ سروآتما اور سروشکتی مان ہونے میں برہم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے سدرش ہو جاتا ہے۔ تو پھر جیو اور برہم میں کوئی فرق نہ رہا۔"

منڈن مشر "سدرش ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس حالت میں جیو میں برہم کے تلیہ (برابر) گن گیان ہو جاتے ہیں جو پہلے جہالت کے پردہ میں چھپے ہوئے تھے۔"

شنکر آچاریہ "اگر آپ یہ مانتے ہیں کہ جیو میں برہم کے گن ہیں۔ مگر جہالت کے پردہ سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جب وہ پردہ دور ہو جاتا ہے۔ تو سچ مچ برہم ہی ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ جیو دراصل برہم ہے۔"

منڈن مشر "جیو اور برہم کا ابھید پرتیکش پرمان کے خلاف ہے۔"

شنکر آچاریہ "ابھید کا پرتیکش کے ساتھ اُس وقت ورودھ ہوتا ہو۔ جیسے سورج اور چاند میں بھید ہے۔ سورج چاند اور چاند سورج نہیں۔ جب جیو اور برہم میں پرتیکش بھید ثابت نہیں ہوتا۔ تو پھر ابھید میں ورودھ کیسا؟"

منڈن مشر "ہر ایک جیو اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ میں برہم نہیں ہوں اور وہ انوبھو کیا ہوا ہی پرتیکش بھید کو ثابت کرتا ہے"

شنکر آچاریہ "میں برہم نہیں ہوں" یہ بھید جہالت کے سبب دکھائی دیتا ہے۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ پرتیکش اور شرتی میں ورودھ ہے۔ تو بھی شرتی کا پرمان پرتیکش پرمان پر غالب آ سکتا ہے۔"

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منڈن مشر ۔ ” اگر یہ مان لیا جائے ۔ تو بھی اُس کا انومان پرمان کے ساتھ صاف وِرودھ پایا جاتا ہے ۔ جیسے جیو برہم نہیں کیونکہ وہ سروگیہ نہیں ۔ پرتھوی سروگیہ نہیں ۔ اِس لئے وہ برہم نہیں “

شنکر آچاریہ ” آپ یہ بتائیں ۔ کہ انومان ۔ پرمان حقیقی فرق کو ظاہر کرتا ہے یا ویوہارک کو ۔ اگر کہا جائے ۔ کہ حقیقی فرق کو ظاہر کرتا ہے ۔ تو اسکے لئے کوئی مثال نہیں دے سکتے ۔ کیونکہ ہم پرتھوی کو بھی برہم سے جدا نہیں مانتے ۔ اور اگر انومان پرمان بیوہارک فرق ظاہر کرتا ہے ۔ تو آپ کا ہم سے کچھ فرق نہ رہا ۔ کیونکہ بیوہارک فرق فرضی ہوا کرتا ہے “

منڈن مشر ” آپ جیو اور برہم میں بھید کا کارن اودیا مانتے ہیں ۔ مگر پرتھوی اور برہم ایک نہیں ہو سکتے “

شنکر آچاریہ ” ہم پرتھوی اور برہم میں بھی بھید صرف اودیا سے ہی مانتے ہیں ۔ کیونکہ جب تک اور جہاں تک بھید دکھائی دیتا ہے ۔ اسکا کارن اودیا ہی ہے “

منڈن مشر ” شرتی میں آیا ہے ” اکٹھا رہنے والے خوبصورت پروں والے ۔ ایکدوسرے کے دوست دو پرند ایک درخت پر رہتے ہیں ۔ ان میں ایک تو اُس درخت کے میٹھے پھل کو کھاتا ہے ۔ اور دوسرا نہ کھاتا ہوا دیکھتا ہے “ اس منتر میں جیو آتما کو کرموں کا پھل بھوگنے والا اور برہم آتما کو دیکھنے والا مانا یا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ جیو اور برہم دو بھیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شنکر آچاریہ :- "اس منتر کا مطلب یہ ہے۔ کہ آتما انتہ کرن سے الگ ہے۔ یعنی بھوگنے والا کیشتی انتہ کرن ہے اور آتما اُسکو دیکھ رہا ہے۔ اور بھوگ درخت ہے"

منڈن مشر :- "اگر یہ شرتی۔ انتہ کرن اور جیو آتما کو ظاہر کرتی ہے۔ انتہ کرن جو جڑ پدارتھ ہے۔ اس لئے وہ بھوگنے والا نہیں ہوسکتا۔ اور ایسا ماننے سے شرتی کا پرمان درست نہیں رہیگا"

شنکر آچاریہ :- "چونکہ اس منتر کا ارتھ پینگرہس برہمن گرنتھ میں صاف لکھا ہے۔ کہ ستو وہ ہے جس سے سوپن (خواب) کو دیکھتا ہے۔ اور جو دیکھتا ہے۔ وہ کشیتر گیہ ہے۔ یہاں سوپن کو دیکھنے والا کشیتر گیہ اور دیکھنے کے ذریعہ کو ستو بتلایا ہے اس لئے ثابت ہے۔ کہ اس منتر میں جیو آتما اور انتہ کرن کا ذکر ہے۔ نہ کہ جیو اور برہم کا"

منڈن مشر :- "ان الفاظ سے "جس سے سوپن کو دیکھتا ہے" جیو ہی مراد ہے۔ نہ کہ انتہ کرن۔ کیونکہ یہ جڑ شریر آتما کے ذریعہ ہی سوپن کو دیکھتا ہے۔ اور ان لفظوں سے "جو دیکھنے والا ہے وہ کشیتر گیہ ہے" مراد برہم ہے" کیونکہ سرو بیاپک ہونے سے برہم ہی سب کا دیکھنے والا ہے"

شنکر آچاریہ :- "یہاں صاف لکھا ہے۔ جسکے ذریعہ سوپن کو دیکھتا ہے جو سوپن دیکھنے کا آدھے وہ ستو ہے۔ اور جیو آتما اس شریر میں دیکھنے والا ہے اور اس دیکھنے والے کو کشیتر گیہ ہونے والا بتایا ہے۔ پھر وہ برہم کیسے ہوسکتا ہے۔ برہم تو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سارے جہان میں موجود ہے۔ پھر اس کو شریر میں ہونے والا
کس طرح کہا جا سکتا ہے؟"

منڈکن منتر "جب برہم سارے جہان میں ورتمان ہے۔ تو
شریر میں بھی ہے۔ اس لئے اسکو شریر والا کہا گیا ہے"

شنکر آچاریہ "برہم جس صورت میں شریر سے باہر بھی ہے
تو پھر اس کو شریر والا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح آکاش
شریر کے اندر اور باہر دونوں جگہ ہے مگر اسکو کوئی شریر والا نہیں کہہ سکتا"

منڈکن منتر "اگر اس منتر میں انتہ کرن اور جیو آتما کا ذکر ہے۔
تو جیو کا انتہ کرن کو بھوگنے والا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اس میں لکھا
ہے۔ ایک لذیذ پھل کو کھاتا ہے۔ اور آپ کے وچار میں وہ انتہ
کرن ہے۔ مگر اس کا کوئی پرمان نہیں۔ کہ جیو بھی بھوگتا ہے"

شنکر آچاریہ "جس طرح لوہا آگ کے ملاپ سے جلانے
والا بن جاتا ہے۔ اگرچہ اس میں جلانے کی طاقت نہیں۔ اسی
طرح جیو انتہ کرن آتما کے ساتھ ملکر بھوگنے والا بن جاتا ہے"

منڈکن منتر "شروتی میں کہا گیا ہے "کہ پنیہ کے لوک میں اچھی
جگہ (دل) کے اندر داخل ہوئے دونوں ریت (کرم پھل) پانے
والے ہیں۔ اور برہم کے جاننے والے لوگ پرستش ان
دونوں کو چھاؤں اور دھوپ بیان کرتے ہیں۔ اس سے ثابت
ہے۔ کہ اس شریر میں دو ہیں اور وہ دونوں جس طرح سایہ اور
دھوپ جدا جدا ہیں ایک نہیں ہو سکتے"

شنکر آچاریہ "اس شروتی سے حقیقی فرق ظاہر نہیں ہوتا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور تتوممسی شرتی اس کی تردید کرتی ہے"

منڈن مشر "جب پرتکش پرمان بھی اس شرتی کو مضبوط کرتے ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جیو اور برہم دو ہیں۔ مگر ابھید شرتی پرتکش پرمان سے درست ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ جیو اور برہم والی شرتی پرتکش پرمان میں درست رہتی ہے۔ مگر تمہاری ابھید شرتی صرف شرتی میں"

شنکر آچاریہ "ویدوں کی صداقت کسی پرمان پر منحصر نہیں۔ بلکہ پرتکش پرمان شرتی کو کمزور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو بات بنا وید کے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اسکے پرگٹ کرنے کے لئے وید کا پرکاش نہیں ہوا۔ اصل میں وید اُس بات کو بتاتے ہیں۔ جس کو پرتکش پرمان نہیں ظاہر کر سکتے۔ اسلئے ابھید ہی وید کا مت ہے"

منڈن مشر "تیتری میں لکھا ہے" سچدانند سروپ برہم کو جو پرم آکاش (دل) کے اندر گپھا میں سمجھتا جانتا ہے۔ وہ سروگیہ برہم کے ساتھ سب کامناؤں کو بھوگتا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ مکتی میں بھی جیو اور برہم دو ہی رہتے ہیں"

شنکر آچاریہ "اس کا ارتھ وہ نہیں ہے۔ جو آپ نے بتایا بلکہ اس طرح پر ہے۔ کہ" اودیا کے پردے کے دور ہونے سے برہم روپ ہو کر ان ساری کامناؤں کو بھوگتا ہے۔ جو اس کے اندر پہلے ہی موجود تھیں۔ لیکن اودیا کے پردے میں چھپی ہوئی تھیں"

منڈن "ہے یتیری!" شرون (سننا) منن (وچار کرنا)

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور ندھیاسن (چیت کو بار بار اس میں لگانا) سے آتما کو ساکشات کرنا چاہیئے۔ اس میں جیو کو ساکشات کرنے والا اور برہم کو ساکشات کے لائق مانا گیا ہے۔ لہذا جیو اور برہم دو ہی ثابت ہوتے ہیں۔"

شنکر آچاریہ :۔ "یہاں بھی بیوہارک بھید کو لے کر فعل اور فاعل بیان کئے ہیں۔ کیونکہ اگر بھید کو سچ مانا جائے گا۔ تو ابھید شرتی کے ساتھ ورودھ پڑیگا۔ اور ابھید ویدکا مت ہے۔"

منڈن مشر :۔ "اگر جیو اور برہم دونو ایک ہوتے۔ تو ضرور معلوم ہو جاتا۔ اور اس ارتھاپتی پرمان سے بھی بھید ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ ابھید۔"

شنکر آچاریہ :۔ "جس طرح اندھیرے میں گھڑے کا سوروپ دکھائی نہیں دیتا۔ اور روشنی ہونے پر دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح اودیا روپی اندھیرے میں ابھید دکھائی نہیں دیتا۔ مگر جب اودیا کا پردہ دور ہو جاتا ہے۔ ابھید صاف نظر آتا ہے۔"

اسی طرح چھ روز تک شاستر ارتھ ہوتا رہا۔ فریقین نے شاستر ارتھ میں اپنے پکش کی سدھی کے لئے بہت سے تک اور پرمان دیئے۔ مگر سوامی شنکر آچاریہ کی "تتو مسی" والی شرتی نے منڈن مشر کو لاجواب کر دیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ منڈن مشر کی دلائل اور پرمان بڑے زبردست تھے۔ اور اس زمانہ کے ودوانوں کا تقریباً یہی مت تھا۔ مگر وہ خود اپنے مت پر چلتے نہ تھے۔ کیونکہ اس زمانہ کی متضاد تفسیروں اور تشریحوں سے اُن کا پورا وشواس کسی پر نہ تھا۔ اور اسی اوشواس کی بدولت شنکر آچاریہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو جگہ بجگہ کامیابی حاصل ہوتی رہی۔ کیونکہ شنکر آچاریہ کو اپنے مت پر اٹل وشواس تھا۔ اسی شاستر ارتھ میں پایا جاتا ہے۔ کہ شنکر آچاریہ حرف ایک تتو مسی والی شرتی پر قائم رہا۔ لیکن مقابے میں منڈن مشر نے کئی طرح سے ہیر پھیر کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ منصف کو جو فیصلہ دینا پڑا۔ وہ سوامی شنکر آچاریہ کے حق میں تھا۔ چنانچہ اس روز حسب معمول جب شاستر ارتھ کے ختم ہونے کا وقت آگیا۔ تو دیوی سرسوتی نے کہہ دیا۔ کہ اب بھکشا کا سمے آگیا ہے۔ آپ دونو بھکشا کے لئے جائیں۔

ان الفاظ کو سُنکر منڈن مشر نے سمجھ لیا۔ کہ بازی شنکر آچاریہ لیگئے ہیں۔ اور دیوی سرسوتی نے میرے خلاف فیصلہ دیدیا ہے اس مہاتما برہمن نے اس فیصلہ کو نہائت فراخدلی سے تسلیم کر لیا آپ بطور ایک شاگرد کے سوامی شنکر آچاریہ کے پاس جاکر کہنے لگا۔ ہے مہاراج! مجھے اس شکست سے کسی قسم کا رنج نہیں۔ مگر مجھے اس بات پر حیرانی ہے۔ کہ آپ نے مہرشی جیمنی کے سدھانت کا کیوں کھنڈن کیا۔

ماضی اور مستقبل کی نسبت اچھی وچار کرنے والا۔ جگت کی بہتری و بہبودی چاہنے والا۔ اور ویدک دھرم کا مشہور پرچارک۔ ودیا اور تپ کا بھنڈار جیمنی منی کس طرح اپنے سوتروں میں جھوٹھ لکھہ سکتا تھا۔

سوامی شنکر آچاریہ نے کہا۔ کہ جیمنی منی کے کتھن میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ہماری کمزوری ہے۔ کہ ہم اس کے منشا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو نہیں سمجھ سکتے۔ منڈن مشر نے دوبارہ عرض کی۔ کہ جس صورت میں تمام ودوان اُس کے مت کو نہیں سمجھ سکے۔ تو آپ ہی بتائیں۔ جس سے میری شانتی ہو۔

شنکر آچاریہ ۔ جیمنی مُنی کی یہ خواہش تھی۔ کہ لوگ برہم کو جان کر پرم آنند کو حاصل کریں۔ مگر اس خیال سے کہ لوگ جگت کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جب تک اُن کا انتہ کرن شُدھ نہیں ہوتا۔ تب تک اس آنند کو حاصل کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ جیسا اُپنشد میں لکھا ہے "براہمن اُس پرماتما کو وید ابھیاس۔ یگیہ دان۔ اور وشیوں سے پرہیز کرتا ہوا اور تپ سے جاننے کی خواہش کرتا ہے"

وہ یہ جانتا تھا۔ کہ دھرم پر عمل کرنے سے انتہ کرن شدھ ہوتا ہے۔ اور پھر اُس کے اندر برہم ودیا کا ظہور ہوگا اس لئے اُس نے صرف دھرم کا ذکر کیا ہے"

منڈن مشر نے پوچھا۔ کہ جیمنی کے اس سوتر کا کیا مطلب ہے "جس جس سے کوئی کرم سدھ ہوتا ہے۔ وہی سارتھک ہے اور جس سے کسی طرح کی کرم سدھی نہیں ہوتی۔ وہ نرارتھک ہے" اس سے پایا جاتا ہے کہ وید کا اصلی مطلب کرم کا بتلانا ہے۔ پھر آپ برہم ودیا کو کس طرح کرم سے جدا مانتے ہیں۔ سوامی شنکر آچاریہ نے جواب دیا۔ کہ سارا وید پرم پیار سے پرمیشور کو ظاہر کرتا ہے۔ اور کرم پھل بھی پرم پیار سے پرماتما کی پراپتی کا سادھن ہے۔ اس سوتر کا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مطلب یہ ہے۔ کہ کرموں کے سمبندھ میں جو ارتھ واد ہے وہ ودھی اور نشیدھ کی تعریف اور برائی کیلئے ہے۔ اس کا اپنا کوئی مقصد نہیں۔ یہ سوتر کرم کانڈ سے متعلق ہے۔ نہ کہ برہم ودیا کے۔ منڈن مشر نے پھر پوچھا۔ کہ جب وید پرم پتا سے پرماتما کو پرگٹ کرتا ہے۔ تو پھر جیمنی نے کرموں کو اپنے آپ پھل دینے والا کیوں لکھا ہے۔

شنکر آچاریہ نے کہا۔ کہ جیمنی کا یہ مت ہے۔ کہ بغیر وید کے برہم کا گیان ہی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ شرتی میں آیا ہے۔ کہ "وید کے جاننے کے بغیر کوئی اس پرماتما کو نہیں جان سکتا"

اس طرح جب شنکر آچاریہ نے جیمنی منی کے سوتروں کا ارتھ سنایا۔ تو سرسوتی۔ منڈن مشر اور دوسرے سبھا سد سب کے سب شنکر آچاریہ کی ودوتا کے قائل ہو گئے۔ اس کے بعد منڈن مشر نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ کہ اب میں گھر بار اور بال بچے سب کچھ چھوڑ آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ مجھے قبول کریں۔ میں آپ کے مشن میں ہر طرح سے کام کرنے کو تیار ہوں۔ آپ اشیرواد دیں۔ کہ میں آپ کی سیوا میں رہ کر اپنے فرائض کو نہایت استقلال اور ہمت سے ادا کر سکوں پرماتما مجھے بل دیں۔ تاکہ دھرم کے راستہ سے الٹ ماتر ادھر ادھر نہ ہو سکوں۔ میں اب آپ کا ہوں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیوی سرسوتی سے شاستر ارتھ

جب منڈن مشر نے شاستر ارتھ میں ہار مان لی اور سوامی شنکر آچاریہ کے شاگردوں کی جماعت میں شامل ہوگیا تو اس وقت دیوی سرسوتی نے نہایت عجز وانکسار کے ساتھ عرض کی۔ کہ آپ نے میرے پتی کو شاستر ارتھ میں جیت لیا ہے۔ مگر یہ فتح ادھوری ہے۔ کیونکہ میرے پتی کا آدھا حصہ جیتا ہے۔ اور دوسرا آدھا حصہ میں ابھی موجود ہوں۔ آپ میرے ساتھ شاستر ارتھ کریں۔ اور جب تک شاستر ارتھ میں مجھے بھی شکست نہ دے لیں۔ میرے پتی کی شکست نہ سمجھیں

سوامی شنکر آچاریہ نے کہا ماتا! بے شک تیرا خیال درست ہے۔ مگر ہم سنیاسی اور تپسوی ہیں۔ ہمیں استریوں کے ساتھ شاستر ارتھ زیب نہیں دیتا۔ آپ اس میں ہٹھ نہ کریں۔ ہم آپ کے پتی کو اپنا شاگرد خیال نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو ویدک دھرم کے پرچار کے لئے اپنا ساتھی تصور کرتے ہیں منڈن مشر کی شکست سے یہ خیال مت کرو۔ کہ وہ اپنی آزادی کھو بیٹھا ہے۔ وہ اب بھی ویسا ہی آزاد ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ اے دیوی! مجھے ایسے پنڈتوں کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے میں نے جگہ بجگہ گھوم کر اپنے ساتھ ایک بڑی بھاری جماعت تیار کر لی ہے۔ میں نے اس لئے ان کو سنیاسی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بنایا ہے۔ کہ ان کو گرہستھ اور پریوار کی ممتا ویدک دھرم کے
پرچار کے راستہ میں روک نہ سکے۔ آپ اس خیال سے
باز رہیں۔ کہ آپ کے پتی کی شکست کوئی کلنک کا ٹیکہ ثابت
ہوگی۔ نہیں بلکہ اس شکست کے بعد جو فتح تیرے پتی کو
حاصل ہوگی۔ وہ امٹ ہوگی۔ کیونکہ جو ودوان دنیا میں خود غرضی
نفاق اور ناستکتا کی آگ کو ست دھرم کے پرچار سے بجھاتے
ہیں۔ اور اس کی جگہ محبت۔ ہمدردی۔ سداچار۔ شانتی
اور سکھ کو ستھاپن کرتے ہیں۔ وہ دھن ہیں۔ لوک پرلوک میں
اُن کا یش ہوتا ہے۔ اور وہ تمام انسانی فرائض کی آخری
منزل کو طے کر کے مُکتی کو حاصل کرتے ہیں۔ اے ماتا! جب برہمنوں
نے نشکام اور بے غرض سیوا سے اپنے فرائض کو ادا کیا ہے۔
اور جو تیاگ کا برت اختیار کرتے ہوئے تپ کی اگنی سے
آتما کو نرمل کر لیتے ہیں۔ اور جنکا دل بہت ہی نرم اور ہاتھ
نہایت ہی صاف ہو جاتا ہے۔ وہ بلا شک جیون مُکت ہو جاتے
ہیں۔

اس لئے تو اپنے پتی کی شکست و فتح کا خیال ترک کر۔ کیونکہ اس
نے جس منزل میں قدم رکھا ہے۔ وہاں سے مُکتی دھام
بہت ہی نزدیک ہے۔ تو چنتا کو ترک کر دے۔ اور
خوش ہو۔ کہ تیرا پتی انسانی فرائض کی آخری منزل کو عبور
کرنے کیلئے تیار ہو گیا ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا دھرم یہی
ہے۔ جو اس نے اختیار کیا ہے۔ یہاں کرم کا نڈ ختم ہو کر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گیان کانڈ شروع ہوتا ہے۔ اور اسی دھرم کے اختیار کرنے سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا شاستر ارتھ کے خیال کو ترک کر دے۔

یہ شنکر دیوی سرسوتی نے کہا۔ کہ مجھ کو اپنے پتی کے دیوگ سے موہ نہیں پیدا ہوا۔ اور نہ میں اس لئے چنتا کرتی ہوں۔ کہ میرے پتی کو شاستر ارتھ میں شکست ہوئی ہے۔ اور نہ مجھے اس لئے رنج ہے۔ کہ میرا پتی گرہستھ چھوڑ کر سنیاس آشرم میں چلا گیا ہے۔ اور نہ ہی مجھے کوئی کلنک یا بدنامی محسوس ہوتی ہے۔ میں نہایت خوش ہوں۔ کہ میرا پتی اب اس منزل کو عبور کرنے کے لئے تیار ہوا ہے۔ جو برہمنوں کے لئے سب سے آخری اور اونچی منزل ہے۔ جہاں سے موکش بالکل نزدیک ہے۔ اور جہاں انسانی جدوجہد کا خاتمہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ میں اپنے پتی کی اردھنگی ہوں۔ جب تک آپ مجھ پر فتح حاصل نہیں کر لیتے۔ آپ کی مکمل فتح نہیں ہو سکتی۔ رہی یہ بات کہ آپ سنیاسی ہو کر کسی استری کے ساتھ شاستر ارتھ نہیں کر سکتے۔ یہ آپ کا صرف خیال ہے۔ اگر کوئی عالمہ عورت آپ کے مت کا کھنڈن کرے۔ تو پھر آپ کا مت قبول کرنے کے لائق رہ سکتا ہے؟ اس لئے آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ کے مت پر کوئی پرش یا استری اعتراض کرے۔ تو اس کا پورا پورا جواب دیں۔ پرمان کے طور پر کیا آپ یاگیہ ولکیہ اور میتری۔ جنک اور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سولابھا کے شاستر ارتھ کو بھول جائیں گے؟ کیا وہ تپسوی نہیں تھے؟ اس لیے آپ کا سب سے ضروری فرض ہے کہ جب تک شاستر ارتھ میں سرسوتی کو شکست نہ دیں، تب تک منڈن مشر کی شکست کو شکست تسلیم نہ کریں۔

ناچار سوامی شنکر آچاریہ کو سوائے شاستر ارتھ کے کچھ بن نہ پڑا۔ اس شاستر ارتھ میں بڑے بڑے پنڈت اور گیانی شامل ہوئے اور سترہ یوم تک مباحثہ کا بازار گرم رہا۔ سرسوتی نے اپنے پکش میں ایسی ایسی دلائل دیں۔ جن کا جواب سوائے شنکر آچاریہ کے اس وقت کوئی عالم نہ دے سکتا تھا۔ آخر سترھویں دن سوامی شنکر آچاریہ کی یکتیوں کے آگے سرسوتی نے سر تسلیم خم کیا۔ سوامی جی نے بھی اس کی لیاقت کی تعریف کی۔

سرسوتی کے شاستر ارتھ کے بعد منڈن مشر نے باقاعدہ سنیاس آشرم میں پرویش کیا۔ اور سوامی شنکر آچاریہ سے اُپدیش مانگا۔ انہوں نے اُس کو (تتو مسی) کا اُپدیش کر کے کہا "کہ تو آتما ہے۔ ستھول پدارتھوں کی مانند اناتما نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جسم اکار والا ہے۔ اس میں چیتن کا کوئی دھرم نہیں ہے۔ جسم والے پدارتھ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مگر آتما کی صرف ایک ہی قسم ہے۔ کہا جاتا ہے یہ ہمارا گھر ہے۔ یہ ہمارا شریر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ یہ ستھول شریر آتما نہیں بلکہ آتما اس سے الگ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

ہے۔ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ میں کمزور ہوں۔ زور آور ہوں خوبصورت اور بدشکل ہوں۔ تو پھر آتما کو شریر سے الگ کیسے مانا جائے۔ مگر یہ سوال صرف اُس وقت اُٹھتا ہے۔ کہ جب آتما کو اپنا پورا پورا گیان حاصل نہیں ہوتا۔ اور وہ شریر کو نزدیک ہونے کے کارن اپنا سمجھتا ہے۔

تمام دنیا کے انتظام کو دیکھ کر اُس کے منتظم کا فوراً خیال پیدا ہوتا ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ آتما اس شریر سے الگ ہے۔ اگر کوئی اندریوں کو آتما کہے۔ کہ یہی گیان کا کارن ہیں۔ تو یہ بھی اس کی غلطی ہے۔ کیونکہ اندریاں تو گیان کا ذریعہ ہیں۔ جس طرح مٹی کا برتن بنانے میں کمہار کا آلہ ذریعہ ہے۔ اور اس کے بنانے والا ایک الگ چیتن آتما ہے۔ اسی طرح سے آنکھ ناک کان وغیرہ اندریاں دیکھنے سونگھنے سننے وغیرہ کا ذریعہ ہیں۔ مگر ان سب کو جاننے والا ان سے الگ آتما ہے۔ جس طرح میرا گھر کہنے سے ایک دوسری چیز کا گیان ہوتا ہے اسی طرح میرا ناک وغیرہ کہنے سے کسی اور چیز کا گمان ہوتا ہے۔ اور کہنے والا آتما ہے۔

اس کے بعد بہت سا ویراگ کا اپدیش کر کے منڈن مشر کا نام سوریشور آچاریہ رکھا۔

مرگ نونہالاں بچپن کا بھولا پن اور جوش حیوانی کس طرح وبال جان ہوتا ہے نوجوانوں اور بچوں کے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۳
ملنے کا پتہ:۔ پستک بھنڈار لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوامی شنکر آچاریہ پر ایک خوفناک حملہ

اس کے بعد سوامی شنکر آچاریہ کچھ عرصہ تک نرمدا کے کنارے ٹھیرے رہے۔ یہاں آپ نے سوریشور آچاریہ کو ویدانت میں اچھی طرح سے واقف کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے مہاراشٹر دیش کیطرف عزم کیا۔ اور چلتے چلتے مشرقی پربت پر پہنچے۔ یہاں ان کے شاگردوں نے ویدانت مت کا پرچار شروع کیا۔ اس وقت ملک کی حالت بڑی شوچنیہ تھی۔ کہ وہ لوگ جو ویدوں کے پیرو تھے۔ اپنے اپنے جدا جدا اُپاسیہ دیو بنا کر ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک اپنی جگہ اپنے اِشٹ دیوتا کو ہی پرم ایشور کہتا تھا۔ اور دوسرے لوگوں کے دیوتاؤں کی نندا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جو شبد پرماتما کے نام ہیں۔ اُن سب ناموں کی جدا جدا ہستیاں قائم کرکے اُن کی اپنے اپنے ڈھنگ پر پوجا کرتے تھے۔ مثلاً اگر شو کا بھگت تھا۔ تو وہ شو کو تو پرم آتما کہتا۔ مگر وشنو دیو۔ گنیش بھیرو وغیرہ (جو پرماتما کے ہی نام ہیں) کی نندا کرتا تھا۔ اور یہ لوگ نام سمرن اور دیوتا کی آرتی وغیرہ ہی کو اُتم کرم مانتے تھے ان کا عقیدہ تھا۔ دیوتا کے نام پر کیا ہوا کوئی گناہ ثواب کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر کوئی برائی کر کے بھی دیوتا کی بھینٹ دیدے۔ تو اُسے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ اس وقت بڑے بڑے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

پنڈت بھی حیران تھے۔ کہ ان تمام دیوتاؤں میں سے بے رحم کون سا ہے۔

اس وقت کے بھیرو۔ شیو اور شاکتک سمپردائے کے لوگ نہایت ہی بے رحم اور سنگدل تھے۔ وہ کونسا پاپ ہے۔ جو ان کے دھرم میں داخل نہ ہو۔ نہایت بے غیرت اور بے شرم تھے۔ کہنے کو تو وہ ایشور بھگت اور ویدوں کے عامل تھے۔ مگر درحقیقت وہ انسان کے قالب میں حیوان تھے۔ گوشتخوری۔ شراب نوشی اور زناکاری اُن کی بھگتی میں داخل تھی۔ ذرا کسی سے بگڑی اور دیوتا کے مندر میں۔ ایک ہی وار میں بے چارے کا سر تن سے جدا کر دیتے تھے کسی کی عزت پر ہاتھ صاف کرنا یا کسی کی دولت چھیننا ان کا بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ ان مٹھوں میں بڑے بڑے شریر اور بدمعاش رہا کرتے تھے۔ دنیا داروں کو ستانا اور اُن سے جبراً نذر نیاز حاصل کرنا ان کا شیوہ تھا۔

جب سوامی شنکر آچاریہ جی نے ان تمام پاکھنڈیوں کے خلاف آواز بلند کی۔ تو سب کے پاپ کانپ گئے۔ لگے شاستر ارتھ کی ڈینگیں مارنے۔ یہاں سوامی شنکر آچاریہ جی کے پاس شاستر ارتھ کرنے والے پنڈت موجود تھے۔ اس لئے پاشوپت۔ وشنو شیو اور مہیشور متوں کے پنڈتوں سے خوب شاستر ارتھ ہوئے۔ شریف دنیا داروں نے تو سوامی شنکر آچاریہ کا مت قبول کر لیا۔ مگر دُشٹ اور کمینہ لوگوں کو جن کی پیٹ پوجا اور دنیا وی [illegible] تھا۔ وہ کب ماننے والے تھے یعنی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سچائی کے سامنے جب کوئی پیش نہ گئی۔ تو وہ چھپے ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ اور ایک نہائیت رذیل اور کمینہ شخص کو جو کپالک تھا (جو بھیرو کی تصویر کے سامنے آدمی کو قتل کرتے ہیں) اس کام کے واسطے تیار کیا۔ کہ وہ سوامی شنکر آچاریہ کو جان سے مار دے۔ ان دُشٹوں کو یہ نہ سوجھی۔ کہ اس وقت جبکہ دیش میں سینکڑوں پنڈت اور سنیاسی شنکر آچاریہ کی سکشا کو گرہن کر چکے ہیں اور سینکڑوں کتابیں ان کے مت کی لکھی جا چکی ہیں۔ اور لاکھوں انسانوں کے دلوں میں شنکر آچاریہ کی بھگتی موجود ہو چکی ہے ہمارا یہ نیچ کرم کیا پھل لائیگا۔ مگر پاپی تو جب چاروں طرف سے مایوسی ہوتی ہے تو پاگلوں کی طرح اپنے بیگانے سب کو تلوار کے گھاٹ اُتارنا چاہتا ہے۔ اور وہ اس وقت ہی ظاہرا طور پر سنک بن کر نمودار ہوتا ہے۔ اس سے اس کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جاتی ہے۔ یہی حال ان پاکھنڈیوں کا ہوا۔ وہ کپالک جو اندر سے کپٹی تھا۔ شنکر آچاریہ کے شاگردوں کے زمرے میں شامل ہو گیا۔ تاکہ موقعہ پاکر سوامی شنکر آچاریہ کو قتل کر دے۔

جب اس کو کوئی موقعہ نہ ملا۔ تو اس نے ایک اور چال چلی۔ ایک دن جبکہ سوامی شنکر آچاریہ ایکانت میں بیٹھے تھے۔ وہ کمینہ سیرت کپالک بھی اُن کے پاس جا بیٹھا۔ اور اُن کی بڑی تعریف کر کے یوں بولا:۔

جب سے آپ کی تعریف سُنی۔ میری بڑی خواہش ہوئی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ میں آپ کے درشن کروں۔ آپ کے یہاں آنے کی خبر پا کر فوراً حاضر ہوا۔ اور درشن کر کے میں بہت خوش ہوں۔ اور یہ دیکھ کر کہ آپ نے دنیا کے موہ ممتا کو توڑ پر اُپکار کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اور آپ ایک بڑے اعلیٰ کام میں لگے ہوئے ہیں جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ آپ سے مہاتما اگر دنیا میں پیدا ہو جائیں تو وہ دن دور نہیں۔ جبکہ برائیاں دُنیا سے بالکل دور ہو جائیں۔ آپ ودوان۔ دھرم شیل۔ تپسوی۔ سنیاسی اور سروگیہ ہیں کون ہے۔ جو آپ کے سامنے برہم گیان میں دم مار سکے۔ سچ کہتے ہیں۔ کہ مہاپرشوں کا جیون پر اُپکار کے لئے ہوتا ہے آپ نے تو صرف پر اُپکار کے لئے ہی شریر دھارن کیا ہے مجھے امید ہے۔ کہ میں بھی آپ کی شرن میں آ کر اپنے منورتھ کو سدھ کروں گا۔ اور آپ میرے جیسے دین کو اپنے دوار سے خالی واپس نہ کریں گے۔

میں نے کیلاش پربت میں سو برس تک تپسیا کر کے رُدر کو پرسن کیا۔ اور رُدر نے ساکشات ہو کر مجھ سے کہا کہ اگر تو کسی راجا یا کسی سروگیہ مہاتما کا سر اگنی میں ڈال کر ہون کرے گا۔ تو حسب خواہش پھل پائے گا۔ یہ ور دے کر وہ تو غائب ہو گئے۔ اور میں دیش بدیش پھرتا رہا۔ کہ کہیں مجھ کو راجہ کا سر ملے۔ تو میں دیوتا کی آگیا پالن کروں۔ سے بھگون اس خیال سے میں مدت تک حیران و پریشان پھرتا رہا۔ نہ تو مجھے راجہ کا سر ہاتھ آیا۔ نہ ہی میں نے کسی مہاتما کو سروگیہ پایا۔ اب جو تکلیف جانتا ہوں۔ کہ آپ سروگیہ اور پر اُپکاری ہیں۔ اور دیوتا کی بلی کے لئے آپ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضرور اپنا سر دے کر مجھ ناتھ کو کرتارتھ کریں گے۔ آپ تو ساکشات برہم ہیں۔ اور یہ شریر آپ کا بھرم ہے۔ حقیقت میں آپ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس شریر کی موجودگی میں اودیا اور مایا کے داخل ہونے کا ہمیشہ ڈر لگا رہتا ہے۔ مگر جب آپ سر کے بغیر لوگوں کو اپدیش کریں گے۔ ہر ایک آپ کے مت کو قبول کرے گا۔ مجھ کو بہت بڑی امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہ کریں گے۔ یہ کہہ کر اُن کے پاؤں پر گر پڑا۔

سوامی شنکر آچاریہ نے اس کی بدسیرت کو جانچ لیا۔ اور نہایت نرمی سے کہا۔ کہ تو ٹھیک کہتا ہے اور مجھے تم سے پوری ہمدردی ہے۔ مگر ایک بات کہتا ہوں۔ کہ اگر تو میرے شاگردوں کی موجودگی میں میرا سر لیجانا چاہیگا۔ تو وہ تجھکو نقصان پہنچائیں گے۔ اور تیرے کام میں وگھن ڈالینگے اس لئے تو کسی ایسے وقت میں جبکہ میں سمادھی لگا کر بیٹھا ہوا ہونگا میرا سر کاٹ کر لیجا کر اپنے دیوتا کو پرسنن کریو۔ اس بات کو سنکر وہ نیچ نہایت خوش ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا۔

دوسرے روز اُس نے پراتہ کال اشنان کر رنگدار پوشاک بدن پر پہن ماتھے پر تلک لگا گلے میں انسانی سروں کی کھوپریوں کی مالا ڈال۔ کمر میں خنجر لٹکا۔ ہاتھ میں ترشول لے بھیرو کی مورتی کے سامنے جا کر خوب بھجن کیرتن کیا۔ اور ایک گلاس شراب جو بھیرو کے پاس پڑا تھا۔ اُٹھا کر حلق میں اونڈھیل لیا۔ اور نشہ میں بکواس کرنے لگا۔ کہ اے میرے اشٹ دیو بھیرو! اے در شراب اور نلکی کے داتا بھیرو! تمام دیوتاؤں کے سرتاج بھیرو! بھگتوں کے حافظ اور مددگار بھیرو! شراب۔ گوشت اور استریوں کے پیارے بھیرو!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگر میں آج شنکر آچاریہ کا سر کاٹ کر لے آیا۔ تو دو بکرے اور چار بوتل شراب اور تین رنڈیوں کا مجرا تیرے دربار میں بھینٹ کرونگا۔ یہ کہہ کر وہ خونی آنکھیں سُرخ کئے بدمستی کی حالت میں شنکر آچاریہ کے آشرم میں اُس وقت داخل ہوا۔ جبکہ اُن کے سارے شاگرد اشنان کرنے گئے ہوئے تھے۔ اُس نے میان سے کھڑاگ نکالا۔ اور قریب تھا کہ شنکر آچاریہ کا سر تن سے جدا کر دیتا۔ کہ پدم پاد بجلی کی طرح کڑک کر اُس پر لپکا۔ اور ترشول کے ایک ہی وار سے اُس کو زمین پر گرا دیا۔ زمین پر گر کر وہ بدمعاش درد سے تڑپنے اور شور مچانے لگا۔ شور سُنکر دوسرے شاگرد بھی آ گئے۔ اور اس خونی کو نفرت اور حقارت سے دیکھ کر کہنے لگے:۔

بدمعاش خونی! بتا تو سہی۔ کہ سوامی شنکر آچاریہ جیسے پراوپکاری مہاتما نے تیرا کیا بگاڑا تھا۔ اور آخر وہ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

مہابھارت شوق یعنی منشی سکھدیال سنگ شوق کی وہ مقبول ترین تصنیف جسکی تعریف ملک کے تمام معززین اہل الرائے نے کی کہ بارہ سال کے بعد اب چھٹی دفعہ نہایت اعلےٰ کاغذ پر شائع ہوئی ہے۔ اردو زبان کے مسلمہ اُستاد مولانا شبلی نعمانی مولوی ذکا اللہ رائے بہادر سالگرام۔ لالہ تلسی رام جی ایم اے وغیرہ کی رائے کا یہ اختصار ہے۔ کہ اردو زبان میں یہ بہترین مہابھارت ہے مدت سے لوگوں کو انتظار تھی۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ مجلد ۸/ عہ

ملنے کا پتہ ... بک ڈپو ... لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شرنگیری میں برہم ودیا کا مٹھ

سوامی شنکر آچاریہ نے جب دیکھا۔ کہ اس جگہ کے بڑے بڑے پاکھنڈ گڑھ سر ہو گئے ہیں۔ تو وہ آگے کو روانہ ہوئے۔ اور گوکرن پرنتی روزانہ کر دھرم اوپدیش کرتے رہے۔ اس کے بعد ہری شنکر ہوتے ہوئے موکامبکا کی طرف چلے گئے۔ اور شری دلی نامی براہمنوں کے ایک گاؤں میں جا پہنچے۔ اس جگہ براہمنوں کے دو ہزار گھر تھے اور سب کے سب دھرماتما اور ودوان تھے۔ اس جگہ ایک پربھاکر نامی بڑے پنڈت تھے۔ ان کے گھر میں ایک لڑکا تھا۔ جو دنیا کی طرف سے بالکل لاپرواہ تھا۔ کوئی اُسے مارے۔ گالی دے۔ یا تنگ کرے اُسے ذرا جوش نہ آتا تھا۔ ماں باپ اُسے پاگل سمجھتے تھے۔ اور ہمیشہ علاج معالجہ میں مشغول رہتے تھے۔ جب سوامی شنکر آچاریہ جی اُس گاؤں میں گئے۔ تو پربھاکر پنڈت اپنے لڑکے کو لے کر اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور نمسکار کر کے لڑکے کو ان کے قدموں پر ڈال دیا۔ اور کہنے لگا۔

یہ لڑکا نہ جانے کیوں خاموش رہتا ہے۔ اس وقت اس کی عمر تیرہ برس کی ہو گئی ہے۔ مگر یہ نہ بولتا ہے۔ نہ ہنستا ہے۔ نہ روتا ہے۔ نہ جواب دیتا ہے۔ جب کبھی دل چاہتا ہے۔ تو کچھ کھا پی لیتا ہے اور ہر وقت مست رہتا ہے۔ شنکر آچاریہ نے یہ سُن کر لڑکے سے دریافت کیا۔ بیٹا تو جڑ کیوں ہے۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں جڑ نہیں ہوں۔ بلکہ یہ شریر جڑ ہے۔ جو میرے ذریعہ سے حرکت کرتا ہے۔ یہ جواب سُنکر شنکر آچاریہ نے پربھاکر سے کہا۔ کہ یہ لڑکا سچا تیاگی ہے۔ اور تمہیں اِسکو پاس رکھنے سے بہت دُکھ ہوگا اس لیئے اس کو ہمارے پاس چھوڑ دو۔ یہاں رہ کر یہ بڑا تپسوی اور وِدوان ہو جائے گا۔ چنانچہ پربھاکر نے لڑکے کو سوامی شنکر آچاریہ کے سپرد کر کے گھر کی راہ لی۔

سوامی شنکر آچاریہ نے اسکو سکشا دینی شروع کی۔ اس کا نام ہستا ملک رکھا۔ ان کی صحبت میں اس نے تمام لاپرواہی کے خیالات کو چھوڑ کر پوری سکشا حاصل کی۔ اور ان کے شاگردوں میں مشہور ہوا۔ اور اس نے آتم ودیا کی باریکیوں کو اچھی طرح سمجھا۔ اس نے ویدانت مت کو بارہ شلوکوں میں اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ پڑھنے والوں کو اسکی لیاقت پہ عش عش کرنا پڑتا ہے۔

اس کے بعد شنکر آچاریہ اپنے شاگردوں کی جماعت کے ساتھ شرنگیری میں پہنچے۔ شرنگیری بھی ودیا کا گھر تھا۔ اسکی ودیا کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہاں انہوں نے خوب زور شور سے اپنے مت کا پرچار کیا۔ اور اس جگہ ویدانت مت کے لئے ایک برہم ودیا کا مٹھ قائم کیا۔ اس مٹھ میں انہوں نے منڈن مشر کی استری کی یادگار میں سرسوتی کی مورت (مُورت) کو نصب کیا۔ اس جگہ ایک گِری نامی برہمن آپ کا شاگرد ہؤا۔ گو وہ ودیا میں کمزور تھا۔ مگر گورو بھگتی میں سب سے بڑھا ہؤا تھا۔ ہر وقت گورو کے چرنوں میں رہتا تھا۔ گورو جب کسی کو پکارتے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھوٹا لول اُٹھتا تھا۔ اس کی شردھا بھگتی کو دیکھ کر سوامی شنکر آچاریہ
جی سب سے زیادہ اسے پیار کرتے تھے۔ ایک روز جبکہ وہ گورو
جی کو نہلا کر اُن کی دھوتی دھونے کیلئے ندی پر گیا۔ دوسرے شش
آکر پڑھنے کے لئے تیار ہو گئے۔ حسب معمول شانتی پاٹھ کو ختم کر کے
پڑھنے کے لئے کہنے لگے۔ سوامی جی نے کہا۔ کہ جب تک گری واپس
نہ آئے۔ تب تک ذرا دھیرج رکھو۔ یہ شنکر پدم پاد سکرایا۔ کہ
سوامی جی ایسے مورکھوں کے لئے دوسرے ودوانوں کو روک رکھتے
ہیں۔ مگر اس کی شردھا بھگتی نے شنکر آچاریہ کو اپنی طرف کھینچ رکھا
تھا۔ شنکر آچاریہ خود بھی اس کی کمزوری کو سمجھتے تھے۔ اسلئے چاہتے
تھے۔ کہ میرے ششوں میں یہ بھی فاضل شخص ہو۔ چنانچہ ان کی کرپا
سے یہ ایک مشہور پنڈت ہوا۔ اور ان کا نام توٹکا چاریہ مشہور ہوا۔ ۵

ہندو عظمت کا آخری نظارہ

اس کتاب میں ان تمام باتوں کو
واضح کیا گیا ہے۔ جن کے باعث
ہندوؤں کی عظمت ملیا میٹ ہوئی
آخری ہندو شہنشاہ پرتھی راج سنجوگتا
اور دھرم ویر دیش بھگت رانا
سمر سنگھ کی سچی راجپوتی سپرٹ کا
ہو بہو فوٹو لیا گیا ہے۔ ہندو تواریخ
کے طالبعلم کیلئے اسکا مطالعہ ضروری ہے ۱۲

دنیا کے نو مہا پرش

لالہ دیوان چند جی ایم۔ اے
پروفیسر ڈی۔ اے وی کالج لاہور
کی نہایت مقبول تصنیف جسمیں
دُنیا بھر کے مہا پرشوں کے حالات
زندگی پہلو بہ پہلو رکھ کر نہایت موثر
طریقے میں درج کئے ہیں ۵ر
ملنے کا پتہ
پستک بھنڈار لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

سوامی شنکر آچاریہ کے شاگردوں کی پریکشا

اب سوامی شنکر آچاریہ کو یقین ہو گیا۔ کہ میرے شاگردوں نے میرے مت کو اچھی طرح جان لیا ہے۔ مگر جب تک ان کی لیاقت کا امتحان نہ ہو جاوے۔ کیسے یقین کیا جا سکتا ہے۔ آپ اسی خیال میں تھے۔ سوریشور آچاریہ نے ایکانت میں آ کر عرض کی۔ کہ مہاراج! آپ مجھے کسی کام کرنے کی اجازت دیں۔ جس کے کرنے سے مجھ پر سے گورو کا قرض اتر سکے۔ اور میری زندگی سپھل ہو۔

یہ سنکر سوامی شنکر آچاریہ نے ان کو اپنے بھاشیہ پر شرح؛ وارتک لکھنے کے لئے کہا۔ مگر جب دوسرے شاگردوں کو یہ خبر ملی۔ تو وہ فوراً دوڑے آئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ سوریشور آچاریہ کرم کانڈ کا ماننے والا ہے۔ اس سے اندیشہ ہے کہ وہ وارتک لکھتے ہوئے کرم کانڈ کا سدھانت ہی ثابت کر دے اور آپ کے مطلب کو ہی الٹ دے۔ اس نے سنیاس بھی مجبوراً لیا ہے۔ اگر شاستر ارتھ میں وہ شکست نہ کھاتا۔ تو سنیاس کا نام بھی نہ لیتا۔ اس کے علاوہ پدم پاد اور آنند گری آپ کے پکے شش ہیں۔ یہ کام ان دونوں کے سپرد کر دیں تو بہتر ہو گا۔

سوامی شنکر آچاریہ نے کہا۔ کہ سوریشور آچاریہ ہی ایک تم سب میں سے اس قابل ہے۔ کہ میرے بھاشیہ پر وارتک لکھ سکے۔ چونکہ وہ پورا ودوان اور شاستروں کا جاننے والا ہے۔ وہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کبھی کرم کانڈ کو اس میں داخل نہیں کریگا۔ کیونکہ اس میں کرم کانڈ کا تذکرہ ہی نہیں ہے۔ اور پھر سوریشور آچاریہ کو ایکانت میں طلب کرکے دوسرے شاگردوں کا شک ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ پہلے تم آتم ودیا پر کتاب لکھو۔ اور اُسوقت تک اس کام کو ملتوی رکھو۔ گو مجھے اس بات کا رنج ہے۔ کہ بھاشیہ پر پہلے وارتک نہیں لکھی گئی۔ مگر ایسا کرنے سے دوسرے لوگ کبھی آپ کی علمیت کے قائل ہوجائینگے چنانچہ اُس نے گوروجی کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ اس کے بعد شنکر آچاریہ نے بھاشیہ پر پربندھ لکھنے کیلئے پدم پاد کو کہا۔

سوریشور آچاریہ نے تھوڑے ہی دنوں میں نیشکرمیہ سِدھی نامی کتاب لکھ کر گوروجی کے پیش کی۔ اس کتاب کو سوامی شنکر آچاریہ نے شروع سے آخر تک پڑھکر دوسرے شاگردوں کو پڑھنے کے لئے کہا۔ جب انہوں نے اس پُستک کو پڑھا۔ تو سوریشور آچاریہ کی لیاقت کو تسلیم کرکے کہا۔ کہ حقیقت میں جن باریک مسائل کو وہ سمجھ سکتا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ اسکے بعد اسکو سوریشور وارتک کا خطاب ملا۔ اس کے بعد سوامی شنکر آچاریہ نے اُسکو کہا۔ کہ جو بھاشیہ میں نے تیتری شاکھا اُپنشد اور کنو شاکھا پر لکھا ہے اس پر وارتک لکھے۔ چنانچہ سوریشور آچاریہ نے گورو کی آگیا پاکر دونوں بھاشیہ پر وارتک لکھ کر پیش کی۔ انہی دنوں میں اُن کے دوسرے شاگردوں نے بھی ادویت مت پر کتابیں لکھیں۔

انہی ایام میں سوامی شنکر آچاریہ کو یہ خبر ملی۔ اُن کی ماتا بیمار ہے فوراً اپنی ماتا کے پاس چلے گئے۔ بوڑھی ماتا نے جب اپنے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اپنے اکلوتے بیٹے کو دیکھا۔ دیکھ کر اس قدر خوش ہوئی۔ کہ شادی مرگ کا اندیشہ تھا۔ کہنے لگی۔ بیٹا! میں اب بوڑھی ہو گئی ہوں۔ اور میرا آخری وقت نزدیک آگیا ہے۔ اس لئے جب تک میں زندہ رہوں یہیں ٹھیرو۔ اور میرا داہ سنسکار کر کے چلے جانا۔ انہوں است سنظور کیا۔ اور ماتا کی مرتیو تک وہیں رہے۔ جب ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ تو ان کی جاتی کے لوگوں نے اس لئے شنکر آچاریہ سے ورودھ کیا۔ کہ سنیاسی کو داہ کرم کرنے کا ادھیکار نہیں۔ اور وہ خود اپنی ماتا کے شریر کا داہ کرم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے سوامی شنکر آچاریہ کو کسی ایک آدمی نے بھی سہائتا نہ دی اور اُس نے گھر کے نزدیک ہی ماتا کا داہ کرم کیا۔

کانچی نگری کا مٹھ

شنکر آچاریہ کے ساتھ جو سلوک اُس کی برادری والوں نے کیا وہ ایسا نفرت اور حقارت انگیز ہے۔ کہ اگر اس کا تذکرہ ہی نہ کیا جاتا تو بہتر تھا۔ وہ پُرش جس نے اپنا تن من دوسروں کیلئے ارپن کر دیا ہو۔ اور جو دوسروں کی بہتری و بہبودی کیلئے نقد جان ہاتھ میں لئے پھرتا ہو۔ اور جو دوسروں کی گری ہوئی حالت کو محسوس کر کے خود دُکھی ہو جاتا ہو۔ جس کے اندر پریم ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔ جو خود غرضی اور نفاق وغیرہ برائیوں سے خلاف جہاد کرنا ہو۔ جو دنیا میں شانتی سکھ اور اتفاق

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا پیغام لے کر آیا ہو۔ اس کی ماتا کی ارتھی کو اٹھانے کے لئے مددگار کوئی نہیں ملتا۔ ہا! کیا بھائیوں کا کام صرف یہی رہ گیا ہے۔ کہ وہ اُن کے راستہ میں کانٹے بچھا دیں۔ اُن کو گرا دیں۔ اور تماشہ دیکھیں۔

جب اپنی جنم بھومی سے نکل کر شنکر آچاریہ ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے۔ تو ان کا شِشیہ پدم پاد آملا۔ اور وہیں ٹھیر کر دوسرے شِشیوں کی انتظاری کرنے لگے۔ جب سب شاگرد آگئے تو ان سب نے ویدک دھرم پرچار کا ارادہ پرگٹ کیا۔ اور آگیا ملنے پر سب نے وید درودھی متوں کا زور شور سے کھنڈن شروع کر دیا شنکر آچاریہ راجہ سودھنوا جس کو کمارل بھٹ نے ویدک دھرمی بنا دیا تھا اسکے ساتھ رامیشور کی طرف چلے گئے۔ اس زمانہ میں اس جگہ شاکتک مت کا بڑا زور تھا۔ یہ لوگ دیوی کے نام پر مانس اور شراب اسقدر کھاتے پیتے تھے۔ کہ دیکھنے والوں کو اُن سے نفرت آتی تھی۔ شراب تو اُن کی فطرت میں داخل ہو گئی تھی۔ یہاں سوامی شنکر آچاریہ جی نے بڑے زور سے شاکتک مت کا کھنڈن کر کے اپنے مت کا منڈن کیا۔ اور ان لوگوں کو جو شاکتک مت کے پیروکار تھے۔ انار یہ ثابت کیا۔ بہت سے لوگوں نے یہاں پر ان کا مت قبول کر لیا۔

یہاں سے چلکر پانڈیہ۔ چول۔ اور دراوڑ دیشوں میں ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہوئے ہستی پربت پر پہنچے۔ یہاں پر بہت دنوں تک پرچار کرتے رہے۔ سینکڑوں آدمیوں کو اپنے مت میں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرویش کرنے کے بعد کانچی نگری میں ایک بڑا بھاری مٹھ قائم کیا۔ جو اُن کی تعلیم کو عام لوگوں تک پہنچانے میں بڑا مفید ثابت ہوا۔

کرناٹک کی یاترا

یہاں سے آپ اندھر دیش اور وینکٹاچل میں دھرم پرچار کرتے ہوئے بہار میں جا پہنچے۔ یہاں کے راجہ نے آپ کے آنے کی خبر سنکر نہایت عزت کے ساتھ استقبال کیا۔ آپ کے دھرم اُپدیش سے اپنے ملک کے لوگوں کو فیضیاب کرنے کے لئے عرض کی۔ جس پر سوامی شنکر آچاریہ نے اپنے مت پر بڑے بڑے ویاکھیان دئے۔ اور آپ کے شاگردوں نے بھیرو مت کا بڑے زور سے کھنڈن کیا۔ یہاں ہزاروں آدمی آپ کے ہمخیال ہو گئے۔ اور بھیرو مت کی اصلیت کو جان کر نفرت کرنے لگ گئے۔ بہار کے بعد آپ نے کرناٹک جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ تو راجہ بہار نے اس طرف جانے سے منع کیا اور کہا۔ کہ کرناٹک میں بہت سے کپالک آباد ہیں۔ جو وید اور دھرم کا نام سنکر مرنے مارنے پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ وہ نیچ لوگ کسی مہاپرش کو دیکھ کر خوش نہیں۔ بلکہ حسد کی آگ میں جل مرتے ہیں۔ وہ جاہل دھرم اُپدیش سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ مگر جب سوامی جی نے کہا کہ [illegible] تمہیں کسی کا ڈر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں۔ چلو۔ اور مل کر ایسے جہالت کے گڑھے میں ضرور ویدک دھرم کی روشنی کو پھیلاویں۔ یہ سُنکر سوامی شنکر آچاریہ نے کرناٹک کی طرف کوچ کیا۔

جب آپ کرناٹک دیش میں داخل ہوئے۔ تو آپ کے آنے کی خبر سے کولاہل مچ گیا۔ کرکچ نامی سادھو کپالکوں کا گورو شمشان کی بھسم بدن پر لگائے ماتھے پر خونی تلک دھارے نہایت بدشکل اور پلیت ایک ہاتھ میں ترشول اور دوسرے میں انسان کی کھوپری پکڑے۔ ڈراونی شکل بنا کر اور بہت سے اپنے مریدوں کو اسی بھیس میں بنا کر بڑے غرور اور تکبر کے ساتھ شنکر آچاریہ کے پاس آیا۔ اور بے دھڑک کڑک کر بولا:۔

کہ یہ جو تو نے بھسم رمائی ہے۔ ٹھیک ہے۔ مگر آدمی کے سر کی کھوپری کی جگہ یہ ناپاک کمنڈل رکھنا درست نہیں ہے۔ آدمی کے سر کی کھوپری خون اور شراب سے بھری ہوئی ہونی بھیرو پرست ہوتے ہیں۔ اور تم بھیرو کی پوجا کیوں نہیں کرتے۔ بڑے راجہ سودھنوا اس کی حماقت کی باتیں سُنکر نارِ یاتہ نہ کا فوراً سپاہیوں کو حکم دیا۔ کہ اسکو باہر نکال دیں۔ اُس نے باہر نکل کر بڑے زور سے چیخ ماری۔ تھوڑی ہی دیر میں سینکڑوں کپالک مکروہ شکل شراب کے نشے میں چور لڑنے کے لئے بھیرو بھیرو کا نعرہ لگاتے ہوئے آ گئے۔ ان کو دیکھ کر راجہ سودھنوا نے اپنی فوج کو اُن کے مقابلے کا حکم دیا۔ گرچہ بہت سے آدمیوں کو سودھنوا کے مقابلے پر چھیڑ خود ایک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جمیعت نے کر سوامی شنکر آچاریہ پر ٹوٹ پڑا۔ شنکر آچاریہ جی نے بھی اُس وقت اُگر روپ دھارن کر لیا۔ اور اُس کے شاگردوں نے بھی اپنی حفاظت کیلئے ہتھیار اُٹھا لئے۔ خوفناک لڑائی کے بعد کپالکوں کی لاشیں زمین پر تڑپتی ہوئی نظر آنے لگیں اور کرکچ بھی لڑائی میں مارا گیا۔

اس کے بعد شنکر آچاریہ کے شاگردوں نے بیدھڑک ہو کر دھرم پرچار کیا اور ہزاروں لوگوں کو ویدک دھرم کا انویائی بنایا ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر پھر ایک کپالک بھڑک اُٹھا اور لوگوں کو شنکر آچاریہ کے دھرم سے بے مکھ کرنے کی کوشش کی مگر اُسکی پیش نہ گئی۔ اس طرح سوامی شنکر آچاریہ نے کرناٹک کے کونہ کونہ میں ویدک دھرم کی آواز کو گونجا دیا۔

نیل کنٹھ سے شاستر ارتھ

سوامی شنکر آچاریہ کرناٹک سے مغرب کیطرف روانہ ہوئے۔ اور پاکھنڈ کا کھنڈن اور ستیہ کا منڈن کرتے ہوئے گوکرن نامی استھان پر جا پہنچے۔ وہاں پہنچ کر دھرم پرچار شروع کیا۔ جسکو شنکر ہر دت نامی براہمن نے اپنے گورو نیل کنٹھ کو سارا حال سنایا۔ کہ سوامی شنکر آچاریہ تمام دِگ وجے کر کے اور ودوانوں کو جیتتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ وہ آپ سے ضرور شاستر ارتھ کرینگے۔ نیل کنٹھ جو اس علاقہ میں ایک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مشہور عالم تھا ۔ اور شیومت کا انویائی تھا اُس نے بھی
ویدانت درشن پر اپنے مت کے موافق بھاشیہ لکھا تھا ۔ اسکے
علاوہ بھی اُس ۔ کئی کتابیں شیومت پر لکھیں تھیں شنکر آچاریہ
جی کے آنے کی خبر سُنکر بدن پہ سفید بھسم رمائے ”رُدراکش
کی مالا پہنے اپنے شاگردوں کو بھی اسی بھیس میں ساتھ نے کر
شنکر آچاریہ جی کے پاس آیا۔

شنکر آچاریہ جی نے اُسکا بڑا آدرستکار کیا ۔ مگر تھوڑی ہی
دیر کے بعد شاستر ارتھ کی ٹھن گئی ۔ نیل کنٹھ اپنا مت ویدانت
سے سدھ اور شنکر آچاریہ اسی ویدانت سے شیومت کا کھنڈن
کرتے تھے ۔ جب نیل کنٹھ ویدانت سے شیومت سِدھ نہ کر سکا
تو ویدانت پر اعتراض کرنے لگ گیا ۔ اور آخر ایک نہایت
طویل مباحثہ کے بعد نیل کنٹھ نے لاجواب ہوکر بڑے ادب
کے ساتھ اپنے شاگردوں سمیت سوامی شنکر آچاریہ کی شرن لی ۔

ویدوروودھیوں سے شاستر ارتھ

یہاں سے شنکر آچاریہ گجرات کاٹھیا واڑ کیطرف پرچار کرتے
ہوئے دوارکا میں پہنچے ۔ یہاں پنچ راتروں کا بڑا زور تھا ۔ مگر وہ
شنکر آچاریہ کے سامنے تاب نہ لا سکے ۔ یہاں سے آپ شیو شاکتک
وغیرہ متوں کا کھنڈن کرتے ہوئے اُجین نگری میں چلے گئے اور
مہاکال کے مندر میں جا ٹھہرے ۔ اس جگہ ایک بھٹ بھاسکر بڑا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ودوان تھا۔ اس سے شاستر ارتھ ہوا۔ مگر اس پنڈت نے باوجود لاجواب ہو جانے کے سوامی جی کے مت کو قبول نہ کیا۔ یہاں سے آپ بالھک کے علاقہ کی طرف چلے گئے۔ اس جگہ جین مت کا بڑا زور تھا۔ ان کے ساتھ شاستر ارتھ ہوا۔ اور یہ شاستر ارتھ بڑا ہی دلچسپ تھا۔ آخر جینی آپ کے اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔ اور انہیں سوامی شنکر آچاریہ کی زبردست دلیلوں کا قائل ہونا پڑا۔

سوامی شنکر آچاریہ جی کا انت سمے

اس طرح آپ جین۔ بودھ وغیرہ وید ورودھ متوں کا کھنڈن کرتے ہوئے نیمش میں گئے۔ اور پھر وہاں سے درد۔ بھرت۔ شورسین۔ کورو پنچال وغیرہ دیشوں میں دورہ کرتے ہوئے کامروپ (آسام) میں چلے گئے۔ وہاں ان دنوں ایک ابھی لوگپت پنڈت بڑا مشہور تھا۔ یہ شاکتک مت کا پیرو تھا۔ اس نے شاکتک مت کے انوسار برہم سوتروں پر بھاشیہ بھی لکھا تھا۔ جب سوامی شنکر آچاریہ جی کامروپ میں پہنچے۔ تو اس سے شاستر ارتھ ہوا۔ شنکر آچاریہ جی کو یہاں بھی فتح حاصل ہوئی۔ اور پنڈت ابھی نو ان کا شاگرد بن گیا۔ مگر وہ ریاکار ظاہر میں تو سوامی جی شاگرد ہو گیا۔ مگر دل سے ان کا جانی دشمن بنا رہا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کامروپ سے آپ اُدیچ - ودیہہ - کوشل میں پھرتے اور مختلف دیشوں میں پرچار کرتے گوڑہ دیش میں جا نکلے - یہاں آپ نے بڑے زور شور سے ویدک دھرم کا پرچار کیا کہتے ہیں - کہ ریاکار ابھینو نے آپ کو اس جگہ کوئی ایسی زہریلی چیز کھلا دی - جس سے آپ کو بھگندر کا عارضہ ہو گیا - اس کا بہتیرا علاج کیا - مگر کوئی فائدہ نہ ہوا -

آپ نے باوجود صحت کے ٹھیک نہ رہنے پر ویدک دھرم کے پرچار کے کام کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا - کسی نے کشمیر دیش میں آب و ہوا کی تبدیلی کے لیے جانے کی صلاح دی - چنانچہ آپ کشمیر میں جا پہنچے - اور شاردا کے مندر میں آسن لگایا - وہاں پر آپ کے پرچار کا یہ اثر ہوا - کہ وہ مندر آپ کو مل گیا - اور اسی مندر میں آپ نے ایک بڑا عظیم الشان مٹھ قائم کر کے اپنے کئی شاگردوں کے سپرد کر دیا -

کشمیر سے بدری نارائن اور پھر کیدارناتھ کو چلے گئے - وہاں عین عالم شباب میں جبکہ آپ کی عمر صرف ۳۲ برس کی تھی - پرلوک سدھار گئے - آپ کے شِشیوں نے آپ کی موت پر بڑا شوک پرگٹ کیا سارے دیش میں اس مہاپرش کی موت کا ماتم کیا گیا -

ایسے مہاپرش صدیوں کے بعد ہی دُنیا پر آیا کرتے ہیں - جو دکھی آتماؤں کیلئے رہنمائی کیا کرتے ہیں - چنانچہ سوامی جی کا مت سارے جہان نے قبول کر لیا - اور آج تک جسقدر مذاہب

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صفحہ ہستی پر قائم ہیں۔ تقریباً سب ہی آپ کی اس تھیوری پر قائم ہیں۔ کہ اول صرف برہم ہی تھا۔ یہ تمام جہان اُس نے نیستی سے ہستی میں ظاہر کیا۔ یا سب کچھ برہم کے وجود سے نکلا۔ یہانتک کہ دنیا کا سب سے آخری مذہب اسلام بھی آپ کے مت کا خوشہ چین ہے اور مسلمانوں میں صوفی مذہب اب تک ویدانت کی ایک شاخ سمجھی جاتی ہے

سمالوچنا

لڑکا یا لڑکی ہر ایک تعلیمیافتہ گرہستی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے اسمیں مشرق اور مغرب کے تمام علماء بڑے بڑے حکما اور فلاسفروں کے تجربات اور رائیں بیان کرکے وہ تمام سادھن بتلائے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان جیسی خوبصورت اور باوصف اولاد چاہے۔ یہاں تک کہ اپنی مرضی سے لڑکا یا لڑکی پیدا کرسکتا ہے ہر ایک عورت کیلئے اسکا مطالعہ ضروری ہے

نو کمار رکشا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ مشہور ڈاکٹر گراہم نے اپنے ملک میں نوجوانوں کی رہنمائی کیلیے لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ آخر آپ نے "پاکیزگی یا لوئرنا" اور لیکچر برائے نوجوانان کے نام سے ایک کتاب شائع کی تھی۔ یہ کتاب بالکل انہی لیکچروں کے آدھار پر لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر ایک استری پرش۔ نوجوان لڑکے اور لڑکی کے ہاتھ میں ہونی چاہیے ۲/

ملنے کا پتہ

پستک بھنڈار لاہور

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور۔ دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا بھی آنا ممکن ہے اس سے بچنے کا طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے۔ یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ عرق گرمی کے دست اور پیٹ کا درد اور تلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴/ محصول ڈاک ۵/

عرق پودینہ۔ ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ اس کا رنگ بھی پتی کا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروشوں نے بنایا ہے ریاح کیلئے نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ درد بدہضمی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت بھی دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸/ محصول ۵/

جلاب کی گولیاں۔ رات کو دو گولی کھا کر سو جایئے دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ نہیں ہوگی حسب معمول کھانے اور پینے میں کچھ رکاوٹ نہ ہوگی سولہ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آتے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ ضروری رکھنی چاہیئے۔

قیمت ۱۶ گولیوں کے ڈبیہ کی ۵/ ایک سے ۶ ڈبیہ تک محصول ۵/

درد سر اور ریاحی درد کی دوا۔ ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہے اور یہ دوا لحظہ میں اس کو پانی کر دیتا ہے۔ درد ریاح جسے میں چمک دمک رگوں میں ایسی کنکنی سی جو کہیں چلاتے ہو۔ تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنی لازم ہے قیمت ۱۳ ٹکیوں کی شیشی ۶/ محصول ایک سے ۶ شیشی تک ۶/

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ۔ کلکتہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت مفت مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں۔ آپ اُن کو دیکھ کر خوش ہوں گے

رسالہ امرت جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج

رجسٹرڈ **"اُمرت دھارا"** رجسٹرڈ

کا جو سرکار سے رجسٹری ہو چکی ہے۔ مفصل بیان ہے۔ آپ کے دیکھنے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے دھوکے سے بچو امرت دھارا کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردماں

مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب علامات اور علاج آجکل کیحالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اسکو پڑھ کر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اسکو اول دیکھتے

یہ چالیس صفحے کا خوبصورت رسالہ بھی مفت ہے

فہرست ادویات دیش اُپکارک امرت دھارا اوشدھالیہ

یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کی صرف ضروری مختصراً اوصاف بتاتی ہے اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شری مان کوی ونود پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدموجد اُمرت دھارا" وایڈیٹر اُردو ہندی دیش اُپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار دیش اُپکارک

اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے۔ ہندوستان بھر میں کوئی ہفتہ وار طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے۔ جنکو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے۔ حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بن جاتے ہیں نمونہ مفت ملتا ہے

قیمت سالانہ تین روپیہ ششماہی ۱۸/ سہ ماہی ۱۲/۔ ہندی کی سالانہ قیمت (۱۸/)

خط و کتابت کا پتہ اتنا کافی ہے امرت دھارا لاہور۔ برانچ (د۔ ٥)

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پستک بھنڈار لاہور کی اپنی دیگر طبع شدہ کتب

کی فہرست

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
نوجیون ودیا ہندی عہ / اردو	۸ عہ	مرگ نونہالاں	مہ/	ایشور چندر ودیا ساگر	۰۱/
آرین عظمت	۱۲/۱	زبان حال	۲/	ساماجک شاستر	۶/
ہندو عظمت کا آخری نظارہ	۳/	بھارتی بچوں کیلئے سنہری ایڈیشن	۱/	زندہ جاوید	۷/
پدمنی	۰۱/	بھگوت گیتا صوفی	۰۲/	مہابھارت شوق مجلد	۴ عہ
بحر در قطرہ	۳/	سوامی رام داس	۳/	دھرم ویر حقیقت	۰۱/
قوانین فطرت	۰۱/	جیون سکھشا	۴/	پنڈت گورودت	۳/
گرو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے	۰۲/	نوکمار سکھشا	۶/	نیو فیشن کا بیٹا	۱/
سامدرک ودیا	۰۳/	اچھوت جاتی اودھار	۱/	مہاراجہ جنک	۰۲/
کلید صنعت	۰۳/	ستت اودھار	۰۱/	رشی دیانند کے بارہ میں دو کھی سیر لکی ایکا	۰۱/
لڑکا یا لڑکی	۳/	گورو گوبند سنگھ کے نونہال	۱/	تربیت جسمانی	۳/
زندہ کرامات	۸/	برہمچریہ کی عظمت	۱/	بھارت اور جاپان	۰۴/
ہندو قوم مرہی	۰۲/	ہمارے بچھڑے بھائی	۱/	استری رکھشک	۶/
اُستاد شاعری	۳/	گورو تیغ بہادر	۰۱/	بھگوان بُدھ کا سنیاس	۰۱/
رتن بے بہا	۳/	مہارانا راج سنگھ	۲/	پراچین آرین تہذیب	۵/
بچوں کی تربیت	۰۴/	سنسکاروں کی عظمت	۰۱/	مرہٹوں کا عروج	۱۲/
عورت کی بزرگی	۰۳/	درونا آچاریہ	۲/	استاد صابون سازی	۴/
لوح محفوظ	۴/	کرن	۲/	نل دمینتی	۶/
راجپوت جیون سندھیا	۷/	سندر نیتی	۱/	ہم کسطرح اپنا جسم خوبصورت و سڈول بنا سکتے ہیں	۸/
سوامی رام کرشن پرمہنس	۰۶/	راجکمار دھرد	۰۱/	سیتا بن باس	۶/
سوامی وویکانند	۰۸/	اسرار حکمت	عہ	تاریخ مہندر بھائی پرمانند جی ایم اے	عہ
دنیا کے نوجواں پُرش	۵/	کرشن گیتا	۰۱/	سکھوں کا پہیوپرتن ہندی	۴ عہ
خونی بلا	۶/	سوامی رام تیرتھ	۶/		

ملنے کا پتہ { پنڈی داس تاجر کتب مالک پستک بھنڈار لاہور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پستک بھنڈار لاہور کی اپنی دیگر طبع شدہ کتب

کی فہرست

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
نوجیون ودیا ہندی ...	۸عہ	مرگ نونہالاں ...	۸ر	ایشور چندر ودیا ساگر	۱ر
آرین عظمت ...	۱۲ر	زبان حال	۲ر	ساما جک شاستر	۶ر
ہندو عظمت کا آخری نظارہ	۳ر	بھارتی بچوں کیلئے سنہری اُپدیش	۱ر	زندہ جاوید ...	۷ر
پدمنی ...	۱ر	بھگوت گیتا صوفی ...	۲ر	مہابھارت شوق مجلد ...	۴عہ
بحر در قطرہ ...	۳ر	سوامی رام داس ...	۲ر	دھرم ویر حقیقت ...	۱ر
قوانین فطرت ...	۱ر	جیون سکھشا ...	۲ر	مہاراجہ اشوک ...	۲ر
گرو صاحبان بیدوں کے پیرو تھے	۲ر	نوکمار سکھشا ...	۶ر	نیوفیشن کا بیٹا ...	۱ر
سامدرک ودیا ...	۳ر	اچھوت جاتی اودھار	۱ر	مہاراجہ جنک	۲ر
کلید صنعت ...	۳ر	تبت اودھار	۱ر	رشی دیانند کے دربار میں دکھی سنسار کی پکار	۱ر
لڑکا لڑکی ...	۳ر	گورو گوبند سنگھ کے نونہال	۱ر	تربیت جسمانی ...	۲ر
زندہ کرامات ...	۸ر	برہمچریہ کی عظمت ...	۱ر	بھارت اور جاپان ...	۴ر
ہندو قوم مرہی	۲ر	ہمارے بچھڑے بھائی ..	۱ر	استری رکھشک ...	۶ر
اُستاد شاعری ...	۳ر	گورو تیغ بہادر	۱ر	بھگوان بدھ کا سنیاس	۱ر
رتن بے بہا ...	۲ر	مہارانا راج سنگھ	۲ر	پراچین آرین تہذیب ..	۵ر
بچوں کی تربیت ...	۴ر	سنسکاروں کی عظمت	۱ر	مرہٹوں کا عروج ...	۱۲ر
عورت کی بزرگی ...	۳ر	درونا آچاریہ ...	۲ر	اُستاد صابون سازی	۴ر
لوح محفوظ ...	۴ر	کرن ...	۲ر	نل دمینتی ...	۶ر
راجپوت جیون سندھیا ..	۷ر	سندر نیتی ...	۱ر	ہم کس طرح اپنا جسم خوبصورت و سڈول بنا سکتے ہیں	۸ر
سوامی رام کرشن پرمہنس	۶ر	راجکمار دھرو ...	۱ر	سیتا بن باس ...	۶ر
سوامی ویویکانند ..	۸ر	اسرار حکمت ...	۱۲ر	علم زندگی ...	۸عہ
دنیا کے نونہال رشی ..	۵ر	کرشن گیتا ...	۱ر	ساوتری ...	۲ر
خونی بلا ...	۶ر	سوامی رام تیرتھ ...	۶ر		

ملنے کا پتہ { پنڈی داس تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

red in Database
Signature with Date

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri